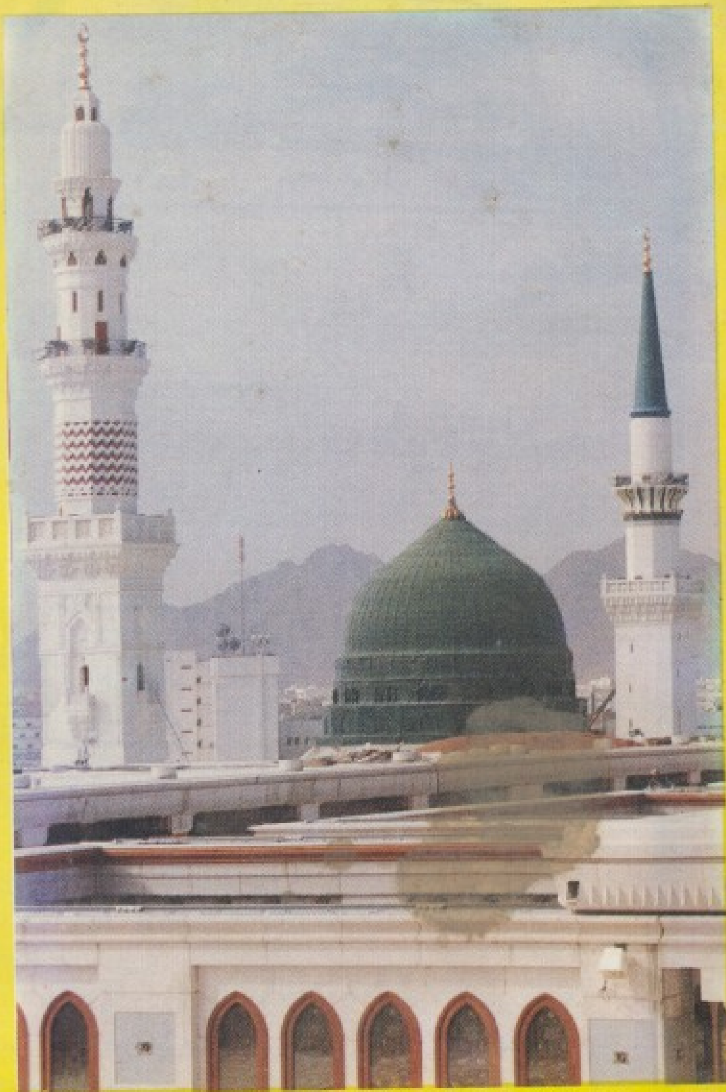
ماہنامہ نعت لاہور

تضمینیں



ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۷ مارچ ۱۹۹۴ء شمارہ ۳

تضمینیں

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر، اظہر محمود

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۱۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

مینجر: اختر محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز۔ لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر

خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید، بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
لاہور (پاکستان) فون ۷۴۶۳۶۸۴ پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۷ مارچ ۱۹۹۴ء شمارہ ۳

مضمنیں

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیر خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۱۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

مینیجر: اختر محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جمیم پرنٹرز۔ لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر

خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

بسم اللہ

محبوب کی رضا جوئی محب کی اولین فوقیت ہوتی ہے

رضائے محبوب کے لیے اہلِ محبت کیا نہیں کرتے

سرخیلِ اربابِ محبت نے یہ رسم سب سے زیادہ نبھائی

وہ دلوں کو جاننے والا ہے۔ محبوب کے دل میں تمنا پیدا ہوئی، سورج نے مغرب کو عصر کر دیا

محبوب کی انگلی اٹھی محبِ حقیقی نے سینۂ قمر میں لکیر ڈال دی

کسی نے مٹھی میں کنکریاں بھریں، کسی نے کھینچ ماریں،

چاہے جانے والے نے بات کی۔ چاہنے والے نے کہا، میری بات ہے

صاحبِ اختیار محب نے کسی کو غنی کیا تو اس عمل میں محبوب کو شامل گردانا

محبوب کو کسی نے اذیت دی محب نے اذیت محسوس کی

راتوں میں کھڑے کھڑے محبوب کے پاؤں پر ورم آگیا تو محب کو اچھا نہ لگا

کہا گیا، آپ چاہیں تو آپ کو تکلیف پہنچانے والوں پر پہاڑ الٹ دیے جائیں

پریشان کرنے والوں کو ولد الحرام بتایا گیا، یا ہاتھ ٹوٹنے کے کوسنے دیے گئے

لگن رکھنے والے نے فرمایا، ہم اتنا کچھ دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے

اس نے محبوبِ ازلی (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کی خواہش کو دیکھا تو قبلہ بدلوا دیا

"جدھر آپ کی مرضی ہو رُخ اسی طرف پھیر لیں"

خالق کو مخلوقِ اوّل کی رضا مطلوب رہی ہے، مطلوب ہے، مطلوب رہے گی

ہم بھی اسی راہ پر چلتے ہیں تو ہماری سمت راست ہے،

ورنہ نہیں!

فہرست

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ

رحم کر اے دست گیرِ آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ
تونے موسیٰؑ کو دیا رستہ میانِ رودِ نیل
تیری رحمت بے نہایت، تیری شفقت بے عدیل
خُذْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰہِیْ مَنْ لَّہٗ زَادٌ قَلِیْل
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَأْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیْل

عفو کا طالب ہے آج اک پیکرِ امید و بیم
روح فرطِ شرم سے بے چین، دل غم سے دونیم
یہ خطا کار اور مجرم، تو خطابخش و کریم
ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْم
اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُّذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْل

المدد اے کار سازِ بے نوایاں! المدد
امدد اے خالقِ صبحِ ازل، شامِ ابد
تیرے عاصی کے گناہوں کی نہیں ہے کوئی حد
قَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلُ جَبَلٍ لَا تُعَدّ
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْل

ہر عمل کے ساتھ وابستہ ہے ویسا ہی بدل
سوچتا ہوں میں کہ کیا ہوگا مری مشکل کا حل
ہائے کیا صورت دکھاؤں گا تجھے محشر میں کل
کَیْفَ حَالِیْ یَا اِلٰہِیْ! لَیْسَ لِیْ خَیْرُ الْعَمَلْ
سُوْءُ اَعْمَالِیْ کَثِیْرٌ زَادُ طَاعَاتِیْ قَلِیْل

اس دلِ ویراں کو مل جائے متاعِ آگہی
کور دیدہ ہوں، عطا کر معرفت کی روشنی
ذہن کو آسودگی دے، روح کو بالیدگی
عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَّاقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ
اِنَّ لِیْ قَلْباً سَقِیْماً اَنْتَ شَافِیْ لِلْعَلِیْلِ

میں کہ میری زندگی آلودۂ فسق و فجور
میں کہ از سر تا قدم عصیان و نسیان و قصور
سر بسجدہ ہوں الٰہ العٰلمیں! تیرے حضور
اَنْتَ شَافِیْ، اَنْتَ کَافِیْ، فِیْ مُھِمَّاتِ الْاُمُوْرِ
اَنْتَ حَسْبِیْ، اَنْتَ رَبِّیْ، اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلِ

نعت: حضرت ابوبکر صدیقؓ
تضمین: منظر غازی آبادی



صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

جینے کی تمنا میں مرنے کا سلیقہ دے
امت پہ محمدؐ کی احسان یہ فرما دے
ہر نقش محبت کے عنوان کو چمکا دے
"یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے"
آہ دل مسلم کو وہ برق تجلی دے
جو خرمن باطل پر اک آگ سی برسا دے
شام غم فرقت کو پھر نور کا تڑکا دے
"پھر وادی فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر ذوق تماشا دے، پھر ذوق تقاضا دے"
پھر کشتی امت کو اک بار سہارا دے
معراج ترقی پر اسلام کو پہنچا دے
واماندہ مسافر کی ہمت کو دلاسا دے
"محروم تماشا کو پھر دیدہ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے"
پرخاش ہوئی یارب انسان سے انساں کو
سمجھا ہے ہر اک ناداں مجبور مسلماں کو
باطل سے بچا لے تو ہر صاحب ایماں کو
"اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے"
پھر مہر ہدایت کے لمعات ہویدا کر
بندہ مومن کو انوار سراپا کر

اخلاق میں بہتر کر، کردار میں اعلیٰ کر
"رفعت میں مقاصد کے ہمدوش ثریا کر
خودداری ساحل دے، آزادی دریا دے"

ہر حال میں مسلم کے شامل تری رحمت ہو
ہر لمحہ تصور میں اخلاص کی سورت ہو
افکار سے فرصت ہو، اذکار سے رغبت ہو
"بے لوث محبت ہو، بیباک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر، دل صورت مینا دے"

شیرازہ منظم کر بکھرا ہوا ملت کا
بھولے سے نہ لے کوئی اب نام عداوت کا
فطرت کا یہ منشا ہے، ہو پاس حمیت کا
"احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشہ فردا دے"

دل اس کا اگرچہ ہے مرکز غم و حرماں کا
ہے صدر مگر قائل اقبال کے عرفاں کا
یہ قول مسلم ہے اس عاشق یزداں کا
"میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں، محتاج کو داتا دے"

مناجات: حکیم الامت علامہ محمد اقبال
تضمین: صدر الدین احمد صدر دہلوی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

پھر ہر دلِ شیدا کو جلووں کی تمنا دے
پھر دیکھنے والوں کو تو دیدۂ بینا دے
پھر نور کو دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا دے
"پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرہ کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے"

ظلمت کے مکینوں کو فانوسِ مجلّا دے
تنویر کے جُویا کو پھر نور کی دنیا دے
پھر کور بصیرت کو تُو شوقِ تماشا دے
"محرومِ تماشا کو تو دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے، اوروں کو بھی دکھلا دے"

دنیا میں محبت کے مسدود ہیں جتنے در
پھر اپنی عنایت سے وہ کھول دے سب مجھ پر
پھر ظرف تہی میرا جذبات سے یارب بھر
"پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلیٰ دے"

ہر ایک سے آپس میں اندازِ اخوت ہو
نفرت نہ کبھی آئے، پیدا نہ عداوت ہو
پھر دل کی لطافت میں پیدا نہ کدورت ہو
"بے لوث محبت دے، بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر، دل صورتِ مینا دے"

مناجات: علامہ محمد اقبال
تضمین: شفق القادری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

وصفِ احسان و عطا کس سے ہو شاہا تیرا
بخشش و داد و دہش عام ہے شیوہ تیرا
منہ سے جو مانگتا ہے، پاتا ہے منگتا تیرا
"واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا"

فیضِ قسامِ ازل سے ہے وہ رتبہ تیرا
ہے ابو القاسم و قاسم لقب آقا تیرا
رات دن ہے درِ اکرام و عطا وا تیرا
"واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا"

خُلق سیراب کُنِ خُلق ہے داتا! تیرا
شہد کوزوں میں لیے پھرتا منگتا تیرا
ترِ زباں کوثر و زمزم سے ہے پیاسا تیرا
"فیض ہے یا شہِ تسنیم! نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسُّس میں ہے دریا تیرا"

دل بہلاتے ہیں فرشتے، وہ ہے روضہ تیرا
راہیں کھلتی ہیں جناں کی، وہ ہے کوچہ تیرا
لہریں اٹھتی ہیں کرم کی، وہ ہے چشمہ تیرا
"دھارے چلتے ہیں عطا کے، وہ ہے دریا تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے، وہ ہے ذرہ تیرا"

"انبیا حشر میں تکتے ہیں سہارا تیرا
اولیا ڈھونڈتے پھرتے ہیں وسیلہ تیرا
فقرا کھاتے ہیں جو بھی، وہ ہے صدقہ تیرا
"اغنیا پلتے ہیں در سے، وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے، وہ ہے رستہ تیرا"

تیرے ٹکڑوں کے پلے قدسی و حور و غلماں
تیری ڈیوڑھی کے نمک خوار ہیں جنّ و انساں
ناز پروردۂ آغوشِ کرم ہیں دو جہاں
"آسماں خوان، زمین خوان، زمانہ مہماں
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے، تیرا تیرا"

رُخِ پُرنور سے تو کاش اُلٹ دے جو نقاب
نذرِ تنویرِ جبیں کر دے شعاعیں مہتاب
بدر کے چاند! جو رخشاں ہو ترا حُسنِ شباب
"آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جگر تازہ ہوں، جانیں سیراب
سچے سورج، وہ دل آرا ہے اجالا تیرا"

سرِ میزاں یہ گنہگار ڈرا جاتا ہے
بارِ عصیاں سے ہے لغزش میں، گرا جاتا ہے
تیرے مجرم کا بُرا حال ہوا جاتا ہے
"دل خطا کار کا پتّا سا اڑا جاتا ہے
پلّہ ہلکا ہی سہی، بھاری ہے بھروسا تیرا"

مجھ گنہگار کی ہستی بھی ہے کوئی ہستی
تیری رحمت سے کروڑوں کی شفاعت ہوگی
تیرے خالق کو ہے منظور جو تیری مرضی
"ایک میں کیا، مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا"

پرچمِ فتح مبیں کی ہیں ترے وہ شانیں
دے خدا عقل تو اعجاز "یقیناً" مانیں
جب ترا اوج نہ سُکّانِ فلک پہچانیں
"فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ اڑتا ہے پھُریرا تیرا"

ہے یہ حسرت، تیری سج دھج، ترا جلوہ دیکھیں
کون محبوب ہے تجھ سا، جسے شاہا دیکھیں
ہو کے پامال، ترا نقشِ کفِ پا دیکھیں
"تیرے قدموں میں جو ہیں، غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا"

ہیں عجب حوصلہ افزا ترے شاہا الطاف
ہر خطا ہوتی ہے ہر مجرمِ عادی کی معاف
خوگرِ عفوِ جرائم ہے جو شانِ انصاف
"چور حاکم سے چُھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھُپے چور انوکھا تیرا"

نازپروردۂ رحمت ہیں یہ مفلوکُ الحال
اپنی ڈیوڑھی سے شہِ خلد مکیں، ان کو نہ ٹال
کیوں ترے ہوتے یہ پھیلائیں کہیں دستِ سوال
"تیرے ٹکڑوں سے پلے، غیر کی ٹھوکر میں نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا"

نام لیوا ترے سرکار، جہاں جا کے ڈٹے
مٹ گیا ظلم نہ جب تک، نہ مقابل سے ہٹے
شرک و الحاد کے بادل ترے سائے سے چھٹے
"تو گھٹانے سے کسی کے، نہ گھٹا ہے، نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا"

تذکرے یوں ہی رہیں گے بر گلشن تیرے
خادم آئیں گے نظر خُلد بدامن تیرے
رہتے آئے ہیں عدو مائلِ شیون تیرے
"مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے دشمن تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا"

ہے ضیاؔ لاکھ 'برا' خوگرِ اعمالِ شنیع
شافعِ حشر ہے تو، تیرے مدارج ہیں رفیع
اے غیاثِ دوسرا، صاحبِ اخلاقِ وسیع
"ترے دربار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا"

نعت: اعلیٰ حضرت احمد رضاؔ خاں بریلوی
تضمین: علامہ ضیاؔء القادری بدایونی



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب کا تو والی ہے، دربار ہے اعلیٰ تیرا
خلق کو در سے ترے بٹتا ہے باڑا تیرا
غیر کے در سے نہ مانگے کبھی منگتا تیرا
"واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا"

ہم سے عاجز تری رحمت کا علو کیا جانیں
ہم سے بیکس تری رفعت کا علو کیا جانیں
تیری دولت تری ثروت کا علو کیا جانیں
"فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا"

جو تمہارا ہے، وہ ہے اوج کب اوروں کو نصیب
ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں ملک در کے قریب
پلتے ہیں دامنِ رحمت میں تمہارے ہی غریب
"میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا"

وہ جہاں پر ترے اکرام، وہ تیرے الطاف
تیرے دشمن نے بھی چاہا ہے تجھی سے انصاف
تجھ پہ جو ظلم کرے، اسکی خطائیں ہوں معاف
"چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اسکے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا"

نعت: مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ
تضمین: منور بدایونی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

بساطِ کونین سج رہی تھی، چراغِ انوار جل رہے تھے
شبِ دنا کہکشاں کی چتون پہ حسنِ فطرت کے دائرے تھے
قدم قدم پر، رَوِش رَوِش پر ستارے جھک جھک کے کہہ رہے تھے
"وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے"
لگا کے آنکھوں سے قدسیوں نے دیئے ہیں نقشِ قدم کو بوسے
جلو میں لے کر فرشتے ان کو خوشی کا مژدہ سنا رہے تھے
وہ جلوے آپس میں ہو رہے تھے قریب تر ایک دوسرے کے
"اٹھے جو قصرِ دنا کے پردے، کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے"
اسی کے در پر جہاں کی رفتار فی الحقیقت ہوئی تھی ساکن
وہی ہے اک پیکرِ محاسن، اسی پہ ہیں ختم کل محاسن
وہی ہے آرائشِ جمالِ جہاں کی تابانیوں کا ضامن
"وہی ہے اول، وہی ہے آخر، وہی ہے ظاہر، وہی باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اسکی طرف گئے تھے"
تمہارے ادراک سے ہے باہر، یہ بات روح الامینؑ سے پوچھو
ذرا بہ ذوقِ لطیف پرکھو، ذرا بہ عقلِ سلیم سوچو
کہ دیکھنا چاہتی تھی فطرت خود اپنی فطرت کے آئنے کو
"کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو، تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو، کہاں سے آئے کدھر گئے تھے"

نعت: احمد رضا خاں بریلوی
تضمین: ہلال جعفری (کراچی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

سلطانِ بزمِ ملتِ بیضا کہوں تجھے
رشکِ مسیحؑ و نازشِ موسیٰؑ کہوں تجھے
مسند نشینِ عرشِ معلی کہوں تجھے
"سرور کہوں کہ آقا و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیلؑ کا گلِ زیبا کہوں تجھے"

جی چاہتا ہے عزم کوئی باصفا کروں
رخ جانبِ دیارِ حبیبؐ خدا کروں
روضہ پہ تیرے عرضِ دلِ بے نوا کروں
"مجرم ہوں، اپنے عفو کا ساماں شہا! کروں
یعنی شفیع، روزِ جزا کا کہوں تجھے"

اے مہ جبینِ بزمِ رسلؑ! نازِ دلبری
بخشی ہے تجھ کو حق نے دو عالم کی سروری
معمور تیرے ذکر سے ہے خشکی و تری
"تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ! میں کیا کیا کہوں تجھے"

جو سوچیے، ہے اس سے فزوں شانِ مصطفیؐ
افضل نہیں ہے ان سے کوئی بعدِ کبریا
یوں تو ہیں بے شمار مراتب ترے شہا!
"لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے"

نعت: احمد رضاؔ خاں بریلوی
تضمین: نسیم بستوی (انڈیا)

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

ناز وہ اپنے غلاموں کے اُٹھاتے جائیں گے
عاصیوں کو اپنے دامن میں چُھپاتے جائیں گے
شانِ محبوبی سرِ محشر دِکھاتے جائیں گے
"پیشِ حق مُژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے"
بالیقیں زیبا شفاعت کا اُنھی کو تاج ہے
ان کے ہی دستِ مبارک میں ہماری لاج ہے
ہم غلامانِ محمدؐ کی یہی معراج ہے
"ہاں چلو حیرت زدو! سُنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے"
فخر ہے ہر اُمتی کو فیضِ چشمِ ناز پر
کیوں نہ ہوں قربان ایسے مُونس و دم ساز پر
دیکھ لے گی ساری خلقت حشر کے آغاز پر
"پائے کوباں پُل سے گزریں گے تِری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے"
یا رسولؐ اللہ! کرم کی ہو اِدھر بھی اک نظر
دیکھ لیں ہم بھی کبھی اپنی دعاؤں کا اثر
ہو میسر ہم کو بھی ارضِ مقدس کا سفر
"سرورؐ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطان سیّدا! کب تک دباتے جائیں گے"

نعت: اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی
تضمین: صابر براری (کراچی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

رحمتِ حق تعالیٰ ہمارا نبیؐ
دو جہاں سے نرالا ہمارا نبیؐ
آخرت کا اُجالا ہمارا نبیؐ
"سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبیؐ
سب سے بالا و والا ہمارا نبیؐ"

ہر جگہ یُوں بھکاری نہ بن جایئے
سب کے آگے نہ دامن کو پھیلایئے
جو نہ دے پائے، پاس اس کے کیوں جایئے
"کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبیؐ"

وہ جو ہے شانِ وحدانیت کی دلیل
وہ سمندر، نہیں جس کا کوئی مثیل
ہر کنارا ہے جس کا عظیم و جلیل
"جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبیؐ"

جس کا صدقہ ہے تخلیقِ کُل کائنات
باعثِ رشکِ عیسیٰؑ ہے جس شہؐ کی ذات
ہے اشارے میں جس کے حیات و ممات
"جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبیؐ"

نعت: مولانا احمد رضا خاں بریلوی
تضمین: محمد عزیز الرحمان بستوی (انڈیا)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمۡ

مدینے میں ہیں شہر یارِ مدینہ
"عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ"

ہے رضواں بجا افتخارِ مدینہ
"کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ"

نگاہوں میں ہے ہیچ ہر پھول بالکل
"مبارک رہے عندلیبو! تمہیں گل"

ہمیں دشتِ طیبہ بہارِ بریں ہے
"ہمیں گل سے بہتر ہیں خارِ مدینہ"

بس اڑ کر سوئے رحمت آباد جائے
"مری خاک یا رب! نہ برباد جائے"

یہ ذرہ بھی تاروں میں ہو جائے شامل
"پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ"

رُخِ گل پہ جب تازگی دیکھتا ہوں
"رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں"

کلی خندہ زن جب کوئی دیکھتا ہوں
"مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ"

بہارِ جناں آج مجھ پر فدا ہے
"جدھر دیکھیے باغِ جنت کھلا ہے"

زمیں پر مزہ خلد کا آ رہا ہے
"نظر میں ہے نقش و نگارِ مدینہ"

سیہ خانہ ہو طور ان کی ضیا سے
"رہیں ان کے جلوے، بسیں ان کے جلوے"

منور ہوں اے کاش سب داغ دِل کے
"مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ"

ملا طورِ موسیٰؑ کو اوجِ مکرم
"بنا آسماں منزلِ ابنِ مریمؑ"

اڑا کر دنیٰ پر تقرب کا پرچم
"گئے لا مکاں تاجدارِ مدینہ"

ہے فردوس بھی ایک حصہ یہاں کا
"دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا"

غلامِ کرم ہیں ملائک بھی ان کے
"ہمی اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ"

ذرا دیکھے ان کا مقدر تو کوئی
"ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی"

بربِ مدینہ مقدس سمجھ کر
"شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ"

پئے غوث اعظمؒ طفیلِ رضاؔ دے
"مرادِ دلِ بلبلِ بے نوا دے"

مجھے مدحِ محبوبؐ کا یہ صلہ دے
"خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ"

نہ کیوں ناز ہو اخترِ بے نوا کو
"شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو"

جو بے مانگے دیتے ہیں شاہ و گدا کو
"وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ"

نعت: حسنؔ رضا خاں بریلویؒ
تضمین: اختر الحامدیؒ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کیوں کہیں جائے کوئی وہ پاک روضہ چھوڑ کر
جبہہ سا کیوں ہو کوئی خاکِ مدینہ چھوڑ کر
خلد کا ہو کون طالب بابِ والا چھوڑ کر
"سیرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سُوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر"

دل گرفتہ پھر رہے ہیں غم کے مارے کُو بکُو
ہر طرف آہ و بُکا ہے ہر طرف ہے ہاؤ ہو
کوئی بھی سنتا نہیں ان منکروں کی گفتگو
"حشر میں اک ایک کا منہ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر"

بخشش امت کا غم تیرے سوا ہو گا کسے
اختیارِ مغفرت روزِ جزا ہو گا کسے
میری رُسوائی کا رنج و غم شہا ہو گا کسے
"بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہو گا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر"

کیا بتاؤں رات دن صابر جو ہے دل میں لگن
کاش ہو میری طرف چشمِ عطائے ذوالمنن
جیتے جی اے کاش یارب ہو مدینے میں وطن
"مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر"

نعت: مولانا حسن رضا بریلوی
تضمین: صابر براری (کراچی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ہاں درد عطا ہو مجھے وہ درد عطا ہو
جس درد کا دارو نہ کوئی تیرے سوا ہو
اس طرح میں تڑپوں تو تڑپنے کا مزا ہو
"دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو"

جو کچھ ہو عطا وہ مری حاجت سے سوا ہو
منہ مانگی مرادوں سے تسلی مری کیا ہو
کیا چاہے وہ تم سے جسے تم آپ ہی چاہو
"میں کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو' وہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو"

جلوے ترے نظروں میں ہوں' بالیں پہ قضا ہو
تو چشم کریمی سے ادھر دیکھ رہا ہو
اے کاش یہ حسرت مری پوری ہو تو کیا ہو
"گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو"

ہو لاکھ مرے نامۂ عصیاں میں سیاہی
پیشی ہو نہ اس کی' نہ فرشتوں کی گواہی
حاضر ہی نہ ہو مجرمِ محبوبِ الٰہی!
"ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو"

نعت: مولانا حسن رضا بریلوی
تضمین: منور بدایونی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

کچھ ایسا تصوّر میں تِرے محو ہُوا ہو
بیمارِ الم شدتِ غم بھُول گیا ہو
آنکھوں میں لیے حسرتِ دیدار پڑا ہو
"دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو تِرا ہاتھ دَھرا ہو"

تم بزمِ دو عالم کی تجلی ہو، ضیا ہو
تم خالقِ کونین کے جلووں کی ادا ہو
تم مطلعِ انوار ہو، تم ماہِ دَنا ہو
"تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو، نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو"

ہاتھوں میں لیے کاسۂ اُمید کھڑا ہو
سرکارؐ کے دامن کی ہَوا مانگ رہا ہو
دم آنکھوں میں اٹکا ہو، یہ اک لب پہ دعا ہو
"گر وقتِ اجل سَر تِری چوکھٹ پہ جُھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو"

کھُل جائیں خرابات کے دروازے بھی اُس پر
دے جام کوئی اس کو مئے ناب کا بھر کر
رضواں اسے دکھلاتا پھرے خُلد کے منظر
"دے وقتِ نزع اس کو اگر حُور بھی ساغر
منہ پھیر لے جو تشنۂ دیدار ترا ہو"

تُربت رہے آباد پسِ مرگ الٰہی
رہ جاؤں نہ ناشاد پسِ مرگ الٰہی
کیجو مری امداد پسِ مرگ الٰہی
"مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی
جب خاک اُڑے میری، مدینے کی ہوا ہو"

اک قُلزُمِ رحمت ہیں، وہ اک فیض کا چشمہ
اک منبعِ اکرام ہیں، اک فضل کا دریا
اندازِ کرم ان کا ہے دنیا سے نرالا
"آتا ہے فقیروں پہ اُنہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں، اور خود کہیں "منگتے کا بھلا ہو"

بیمارِ مدینہ ہوں میں، بیمارِ مدینہ
بجھتی ہوئی آنکھوں کو دکھا دیجیے چہرہ
درمانِ ہلاؔل آپ کا دیدار ہے واللہ
"دے ڈالیے اپنے لبِ جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل دردِ حسنؔ کی بھی دوا ہو"

نعت: مولانا حسنؔ رضا بریلوی
تضمین: ہلاؔل جعفری (حال کراچی)



صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

دہن کے مدعی ہیں بیخودِ صہبائے نادانی
جب اترے گا یہ نشہ آپ کھینچیں گے پشیمانی
نہیں اتنا سمجھتے مے کشانِ بزمِ حیرانی
"دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیوں پیمانہ گردانی
یہ نقطہ ہو کے مرکز دور میم مدحِ احمدؐ کا"

وہ احمدؐ جس کے پرِ تو سے ہے دل آئینۂ معنی
ثنا سے جس کی صندوقِ جواہر سینۂ معنی
مرصع دستِ کاتب میں پڑے دستینۂ معنی
"ملا ہے لب کو جس کے وصف سے گنجینۂ معنی
زباں نے رتبہ پایا ہے کلیدِ قفلِ ابجد کا"

نبیؐ ذی رتبہ سب ہیں آپ لیکن سب سے ہیں برتر
یہ برہان اپنے دعوے پر ہے کافی اے خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
"ملا میمِ نبوت سب کو میمِ عمر کھونے پر
یہاں گھٹ جانے میں اس کے اَحَد ہوتا ہے احمدؐ کا"

دمِ جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سیہ کاروں نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سروں پر ابرِ شمشیرِ ہلالی اس قدر چھایا
"ہوئی شام، آفتابِ بُت پرستی پر زوال آیا
مہِ نو خوب چمکا بدر میں تیغِ محمدؐ کا"

بلندی میں وہاں وہ روضۂ رفعت نشاں پہنچا
جہاں اڑ کر نہ شہبازِ خیالِ قدسیاں پہنچا
جبینِ عرش سے آگے وہ سنگِ آستاں پہنچا
"زمین تا آسماں پہنچی مکاں تا لامکاں پہنچا
کہاں تک اوج لکھیے اس کی خاکِ پاکِ مرقد کا"

ترے روضہ کو مسجودِ زمین و آسماں کہیے
عبادت خانۂ عالم مطاعِ دو جہاں کہیے
پناہِ پست و بالا مامنِ کون و مکاں کہیے
"ملاذِ جنّ و انساں مرجعِ قدوسیاں کہیے
کہیں ہے قبلۂ حاجت کہیں ہے کعبہ مقصد کا"

کہیں شمس و قمر سے بڑھ کے ہے جلوہ ترے قد کا
ترے پرتو سے چمکا اخترِ تقدیر فرقد کا
دو عالم میں ہے پھیلا نور تیری ذاتِ ارشد کا
"محمدؐ مصطفیٰؐ پتلا ہے تو نورِ مجرد کا
ہوا خورشیدِ اقلیمِ عدم سایہ ترے قد کا"

رسالت سے تری منظور تھا سب کو ہدایت ہو
مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
زہے حکمت کہ آئے راہ پر گم گشتہ تھے جو جو
"بنایا رہنما جب عالمِ ایجاد کا تجھ کو
ہوا خضرِ رہِ راہِ عدم سایہ ترے قد کا"

نعت: محسنؔ کاکوروی
تضمین: امیرؔ مینائی لکھنوی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

بجا ہے فخر احمدؐ کو اَحَد سے ربطِ بے حد کا
محافظ ہے وہی گنجینۂ نورِ مجرد کا
مگر رہتا کہاں تک بند قفل اک حرفِ ابجد کا
"تعجب کیا معمّا کُھل گیا گر میم احمدؐ کا
کہ ہے نیرنگِ بے رنگی ہمیشہ رنگِ دیگر میں"

منقش آیتُ الکرسی ہے جس پر، وہ نگیں تو ہے
کہا مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ جسے، وہ بالیقیں تو ہے
نہیں قیدِ مکاں کوئی جہاں دیکھا وہیں تو ہے
"غرض ہر جا شفیع و رحمۃٌ للعالمیں تو ہے
زمیں میں آسماں میں جنت الماویٰ میں محشر میں"

بہت جوہر دکھائے سب نے اپنی قابلیت کے
ہزاروں نے لکھے لاکھوں مضامیں تیری مدحت کے
مگر آخر میں یہ کلمے سنے ہر ذی لیاقت کے
"وہ تیری مدح بس ہے جو لکھی خامے نے قدرت کے
نبوت کے صحائف میں خداوندی کے دفتر میں"

صفِ محشر میں جب مجھ کو فرشتے لے چلیں آ کر
پڑے راہِ عبادت سے نہ میرا اک قدم باہر
وضو لازم نہیں ہوتا سفر کی وجہ سے اکثر
"لگا دیں خاکِ پا ممدوح کی مداح کے منہ پر
تیمّم کر کے داخل ہوں نمازِ صبح محشر میں"

نعت: محسؔن کاکوروی

تضمین: احسؔن مارہروی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

جو پھولا غنچۂ باغِ ازل فصلِ پیمبرؐ میں
کہا رضواں نے کیفیت نئی ہے بحر اور بر میں
خبر ہو اب یہ اقلیمِ عرب کے ملکِ اطہر میں
"بہار آئی ہے شب بس کر دیارِ خلد و کوثر میں
ابد تک اب خزاں سوتی رہے پھولوں کی چادر میں"

فلک پروازیٔ جبریلؑ کہتی ہے رہِ خم سے
کہ معراجِ سخن ہے ہم نفس اپنی ترے دم سے
نہ کیوں لوح و قلم کرسی نشیں ہوں دونوں عالم سے
"زمینِ شعر پر اعلیٰ مضامیں عرشِ اعظم سے
چلے آتے ہیں شوقِ مصرفِ نعتِ پیمبرؐ میں"

اڑایا وہ گیا نورِ ازل کے حسن کا جوہر
کہ جس کے نور کو کہتے ہیں بحر و بر مہ و خاور
پھر اس جوہر سے خامہ گر دکھائے لولوئے احمر
"ہے جی میں اس غزل کی بحر میں بھر دیجئے گوہر
کہ تابِ جلوۂ حسنِ بتاں ہو آبِ دیگر میں"

سخن میرا مجرّد ہے مجھے کیا خوف محسن کا
شرف مجھ کو وبال اسکو ہے دائم قوس کاہن کا
سفیرؔ اصلا نہیں غم مجھ کو رست و خیزِ طاعن کا
"حسد کیوں لامکاں پروازیٔ اذکارِ محسنؔ کا
کسی دن معرکہ ہو گا عطارد اور سخنور میں"

نعت: محسنؔ کاکوروی
تضمین: سفیرؔ بجنوری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

ایسی عزت نہ کسی کی، نہ کسی کی توقیر
سلطنت ایسی کسی کی، نہ کسی کا یہ سریر
ایسا طالع نہ کسی کا، نہ کسی کی تقدیر
"نہ کوئی اس کا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اس کا مماثل، نہ مقابل، نہ بدل"

دستگیرِ غربا عاجزو مسکیں کی پناہ
لبِ شفقت کا سخن، دیدۂ رحمت کی نگاہ
سکہ زن کشورِ عالم میں ز ماہی تا ماہ
"ہفت اقلیم ولایت میں شہِ عالی جاہ
چار اطرافِ ہدایت میں نبیؐ مرسل"

ہے کہاں تیری مثال اور کہاں تیرا مثل
کوئی تیرا نہ مشابہ نہ مقابل نہ بدل
بے تکلف ہے یہ جبریلؑ کے کہنے کا محل
"منتخب نسخۂ وحدت کا یہ تھا روزِ ازل
کہ نہ احمدؐ کا ہے ثانی، نہ اَحد کا اوّل"

روبرو اس کے تو کیا منہ مجھے دکھلائے گی صبح
شامِ گیسوئے نبیؐ دیکھ کے شرمائے گی صبح
صبح کیا جس کی گھڑی بھر میں نظر آئے گی صبح
"دورِ خورشید کی بھی حشر میں ہو جائے گی صبح
تا ابد دورِ محمدؐ کا ہے روزِ اوّل"

کس سے ممکن ہے بیاں اس کی حقیقت کا مقام
خامشی مُہرِ دہن ہے نہیں حجت کا مقام
کہہ رہا ہے دلِ آگاہ سے وحدت کا مقام
"ہے حقیقت کو مجاز آپ کا حیرت کا مقام
بے نیازی کو نیاز آپ کا نازش کا محل"

دولتِ آرزوئے دل سے ہو بالا بالی
یہ ارادہ ہو مری فکر کی خوش اقبالی
تاکہ ہو شانِ سخن عرشِ بریں سے عالی
"ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی
نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل"

دل میں قائم رہے ایمان ترا تا دمِ مرگ
دیدہ دل رہے حیران ترا تادمِ مرگ
دھیان رکھیں مرے ارمان ترا تادمِ مرگ
"آرزو ہے کہ رہے دھیان ترا تادمِ مرگ
شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل"

نظر آئے مجھے یہ عالمِ کثرت بے قدر
تاو من کر نہ سکے کشورِ دل میں کچھ غدر
تو ہی تو دلمیں رہے جیسے نہاں ابر میں بدر
"نامِ احمدؐ بزباں سرِ بالا میم بصدر
لب پہ ہو صلِ علیٰ دل میں مرے عزّ و جل"

نعت: حضرت محسنؔ کاکوروی
تضمین: عبدالمجید سحرؔ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

سخت بے تاب کیا مضطربی نے مجھ کو
میری بے تابیاں دیتی نہیں جینے مجھ کو
سارے آرام کے بھولے ہیں قرینے مجھ کو
"اب کہاں چین" خبر دی مرے جی نے مجھ کو
کہ مدینے میں بلایا ہے نبیؐ نے مجھ کو"

آپؐ کے عشق میں گزری ہے سدا بے کھٹکے
مر کے تا حشر لحد میں بھی رہا بے کھٹکے
ہر جگہ میں ہی پھرا روزِ جزا بے کھٹکے
"عاشقِ چہرۂ حضرتؐ تھا' گیا بے کھٹکے
در پہ فردوس کے روکا نہ کسی نے مجھ کو"

حشر میں مجھ کو نہیں خوف و غمِ ناکامی
لوحِ دل پر مری تحریر ہے اسمِ سامی
مری امداد و اعانت پہ ہیں نامِ نامی
"بحرِ آفت میں نبیؐ اور علیؓ ہیں حامی
پار اترنے کو ملے ہیں یہ سفینے مجھ کو"

ہو نہ تو شیفتۂ حسنِ بتانِ دل جو
مفت میں دین نہ کھو' مفت میں ایمان نہ کھو
واسطے اپنے' رہِ خلد میں تو خار نہ بو
"عشق کر ختمِ رسلؐ سے کہ خدا راضی ہو
دی یہ تعلیم اویسِ قرنیؓ نے مجھ کو"

اضطرابی ہے طبیعت میں مثالِ سیماب
ہوں تپاں جیسے تپاں ہو کوئی ماہی بے آب
چین کا نام و نشاں گم ہے، تسلی نایاب
"شوقِ محبوبِ خدا میں نہیں اب صبر کی تاب
لے چل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھ کو"

دل ہے بے تاب، طبیعت کو مری چین نہیں
جلد پہنچا دے خدا جلد مدینے کے قریں
گرچہ آدابِ زیارت مجھے معلوم نہیں
"ہے یقیں راہ میں مل جائیں گے جبریلؑ امیں
سب بتا دیں گے زیارت کے قرینے مجھ کو"

شوق ابھرا ہے کہ دیکھوں میں مدینہ کا چمن
فصلِ گل آئے بہاروں پہ، ہے نکھرا جوبن
گھر میں جی تک نہیں لگتا، نہیں بھاتا مسکن
"اب نہ ٹھہروں جو کرے میری خوشامد بھی وطن
کہ پکارا ہے غریبُ الوطنی نے مجھ کو"

ہے غمِ ہجر سے بے تاب غریبِ دلگیر
کوئی اب تک نہیں آئی طلبی میں تحریر
دیکھیے ذرے کو بلواتے ہیں کب مہرِ منیر
"رات دن ہند میں رہتا ہے یہی دھیان امیر
اب رکیا یاد رسولِ عربیؐ مجھ کو"

نعت: امیرمینائی لکھنوی
تضمین: غریب سہارنپوری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

آپ ہیں خلق کے سلطان رسولِ عربیؐ
حکمِ حق آپ کے فرمان رسولِ عربیؐ
آپ ایمان کی ہیں جان رسولِ عربیؐ
"آپ کی شان ہے کیا شان رسولِ عربیؐ
آپ پر جان ہے قربان رسولِ عربیؐ"

دونوں عالم سے بڑھایا، یہ ہوا کس کو عروج
عرشِ اعظم پہ بلایا، یہ ہوا کس کو عروج
اپنا محبوب بنایا، یہ ہوا کس کو عروج
"کس نے یہ مرتبہ پایا، یہ ہوا کس کو عروج
ہوئے اللہ کے مہمان رسولِ عربیؐ"

بعدِ حق آپ دو عالم میں ہیں یکتا بیشک
آپ جیسا نہ ہُوا کوئی، نہ ہو گا بیشک
کہنا اللہ کا ہے آپ کا کہنا بیشک
"ہے وہی حکمِ خداوندِ تعالیٰ بیشک
جو ہُوا آپ کا فرمان رسولِ عربیؐ"

آپ بے مثل ہیں لاریب، نہیں کوئی دلیل
حکمِ حق میں کوئی چل ہی نہیں سکتی تاویل
تاجداروں کے شہنشاہ غریبوں کے کفیل
"آپ کا رتبہ ہے ایسا کہ جنابِ جبریلؑ
آپ کے در کے ہیں دربان رسولِ عربیؐ"

نعت: داغؔ دہلوی
تضمین: منوّر بدایونی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

اے سرورِ دیںؐ رتبہ ترا سب سے بڑا ہے
تو نامِ خدا نورِ خدا شمعِ ہدیٰ ہے
تو واقفِ اسرار ہے، پھر دیر یہ کیا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رسلؐ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

کعبے سے پھرے گا وہی، ہو گا جو محرف
ہیں اس کی اطاعت کے لیے ہم تو مکلف
اللہ رے شرف اے شہؐ دیں اے شہِ اشرف
"جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے"

دنیا میں ہے جو کچھ، وہ ہے سب تیری بدولت
ہوتا نہ اگر توؐ تو نہ ہوتی کوئی خلقت
ہے تیری ہی تشریفِ مقدس سے یہ عزت
"جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت
کعبے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے"

در اپنے معاصی کے ہیں ہر وقت کشادہ
رکھتے نہیں ہم دل میں کوئی نیک ارادہ
لیکن تری رحمت کا یہ ہے عام افادہ
"گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ اور زیادہ
اخبار میں اَلطَّالِحُ لِیْ ہم نے سنا ہے"

نعت: الطاف حسین حالی
تضمین: احسن مارہروی

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مختارِ جزُ و کُل ہے، تو محبوبِ خدا ہے
سرتاجِ شفاعت شہِ لولاکَ لما ہے
رحمت تری بر حق ہے، مسلّم ہے، بجا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رسُلؐ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے"

ہر راہ گزر ہے تری اک منزلِ عالی
ہر نقشِ کفِ پا ہے ترا رہبر و ہادی!
ہر ذرۂ درگہ ہے ترا نورِ تجلّی . . . . !
"جو خاک ترے در پہ ہے جاروب سے اڑتی
وہ خاک ہمارے لیے داروئے شفا ہے"

جو خاک ہوئی گنجِ سعادت سے مشرف!
جو ارض ہوئی مہرِ رسالت سے مشرف
جو گھر ہوا کونین کی دولت سے مشرف
"جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے"

نعرے نظر آتے ہیں سبھی اب تو سہارے
عسرت میں گرفتار مصیبت کے ہیں مارے
گو عفو کے قابل نہیں اعمال ہمارے
"ہم نیک ہیں یا بد ہیں، پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے"

استغاثہ: الطاف حسین حالی
تضمین: نثار احمد بیکانیری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

"اے خاصۂ خاصانِ رسلؐ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

دنیا سے مٹی جاتی ہے انصاف کی دولت
اور ظلم کی ہر چار طرف پھیلی وبا ہے
ہو سکتا نہیں کام یہاں اس کے سوا کچھ
رشوت کی چلی دہر میں کچھ ایسی ہوا ہے
ہوتی ہے نئے رنگ سے دن رات سمگلنگ
محکوم کو ہے شرم، نہ حاکم کو حیا ہے
ہر شخص کا اب دین ہے ناحق کی حمایت
حق نام ہے کس چیز کا؟ یہ کون بلا ہے
یہ ہاتھ ہے شہدوں کا تو وہ شیخ کی ڈاڑھی
اک آڑ ہے ٹٹی کی تو اک قہرِ خدا ہے
بازار میں ہر چیز یہاں بکتی ہے مہنگی
سستا ہے اگر کچھ تو گناہوں کا مزا ہے
نتھو کی یہ خواہش ہے، بنے شب میں ہزاری
اک دن میں بنے لکھ پتی، فتو کی دعا ہے
کیوں بوند لہو کی ہے بدن میں غربا کے
اس فکر میں بے چین گروہِ امرا ہے
ہیں عیش کے سامان لفنگوں کو میسر
محروم اگر ہے تو گروہِ شرفا ہے

"اے خاصۂ خاصانِ رسلؐ وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

نعت: الطاف حسین حالی
تضمین: قاضی عبدالرحمان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

سُوئے گدا قدم کبھی خلد سے وہ بڑھائیں تو
بہرِ خدا نقابِ رخ رُخ سے ذرا اٹھائیں تو
بزمِ خیال کو حضورؐ آ کے ذرا سجائیں تو
"اُجڑے ہوئے دیار کو عرشِ بریں بنائیں تو
ان پہ فدا ہے دل مرا، ناز سے دل میں آئیں تو"

میرے خلوصِ قلب نے مجھ سے کہا ہے بارہا
دل میں یقیں لیے ہوئے بابِ نبیؐ پہ جو گیا
ایسے الم نصیب کو غم سے سکون مل گیا
"درد و الم کے مبتلا، جن کی کہیں نہ ہو دوا
دیکھیں وہ شانِ کبریا، آپؐ کے در پہ آئیں تو"

کوئی نہیں ہے آسرا آپ کے ماسوا حضورؐ
اپنے کئے پہ ہیں خجل ہم سے ہوئے ہیں گو قصور
شافعِ عاصیاں ہیں آپؐ داورِ حشر ہے غفور
"بد ہیں اگرچہ ہم حضورؐ آپ کے ہیں مگر ضرور
کس کو سنائیں حالِ دل تم کو نہیں سنائیں تو"

مضطر و بے قرار ہے صابرِ زار آپ کا
بابِ حرم پہ جاں بحق ہو، یہی شوق ہے سدا
بہرِ خدا بلائیے سُوئے مدینہ مصطفیٰؐ!
"کرنے کو جان و دل فدا روضۂ پاک پر شہا
پہنچے نعیمِ بے نوا، آپ اگر بلائیں تو"

نعت: نعیم الدین مراد آبادی
تضمین: صابر براری (کراچی)

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

انوار کی بارش ہوتی ہے، ضو بار گھٹائیں ہوتی ہیں!
ڈوبی ہوئی کیفِ حمد میں جب بلبل کی نوائیں ہوتی ہیں!
پھولوں پہ نسیمِ جنت کی قربان ادائیں ہوتی ہیں!
"طیبہ کے شگفتہ باغوں کی دلکش وہ فضائیں ہوتی ہیں
خوشبو سے معطر دم بھر میں عالم کی ہوائیں ہوتی ہیں"

پُر کیف ہوائیں طیبہ کی عنوانِ ترنم کیوں نہ بنیں
خاموش فضائیں وقتِ سحر فطرت کا تکلم کیوں نہ بنیں
ضو بخش ضیائیں تاروں کا زرپاش تبسم کیوں نہ بنیں
"مینارِ حرم کے جلووں سے تارے مہ و انجم کیوں نہ بنیں
روضہ پہ تجلی بار اگر، سورج کی ضیائیں ہوتی ہیں"

ہستی کی رہِ مشکل میں مجھے خطرہ ہے نہ کوئی اب غم ہے
یا سرورِ عالم شام و سحر جب میرے لبوں پر ہر دم ہے
من جانبِ حق اے صلِ علیٰ الطاف کی بارش پیہم ہے
"عنوانِ مناجاتِ بخشش سرکار کا اسمِ اعظم ہے
نام شہِ دیں کی برکت سے مقبول دعائیں ہوتی ہیں"

ہوتے ہیں روانہ سوئے عدم، جو دید کی حسرت دل میں لیے
ہر گام پہ لاتحزن کے انہیں آتے ہیں نظر اختر جلوے
آنکھوں سے حریمِ انور تک اٹھ جاتے ہیں دوری کے پردے
"مرقد کی اندھیری راتوں میں ہوتے ہیں ضیاؔ روشن چہرے
روضے کی حسیں قندیلوں کی سینے میں ضیائیں ہوتی ہیں"

نعت: علامہ ضیاء القادری بدایونیؒ
تضمین: علامہ اخترؔ الحامدی الضیائی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

سلطانِؐ جہان کی جانب سے تقسیم عطائیں ہوتی ہیں
ارمان نکلتے ہیں دل کے، مقبول دعائیں ہوتی ہیں
چھائی ہوئی گلشن در گلشن رحمت کی گھٹائیں ہوتی ہیں
"طیبہ کے شگفتہ باغوں کی دلکش وہ فضائیں ہوتی ہیں
خوشبو سے معطر دم بھر میں عالم کی ہوائیں ہوتی ہیں"

نظارۂ گنبدِ خضریٰ سے پُرنم تھیں جو آنکھیں کیوں نہ ہنسیں
طیبہ کی مبارک راہوں میں ہم جھومتے گاتے کیوں نہ چلیں!
آنکھوں میں مدینے کے ذرے ہم شوق سے اپنے کیوں نہ رکھیں
"مینارِ حرم کے جلوؤں سے ذرے مہ و انجم کیوں نہ بنیں
روضے پہ تجلی بار آ کر سورج کی شعاعیں ہوتی ہیں"

محبوبِؐ خدا کے جلوؤں سے تابانیٔ بزم عالم ہے
وہ نازشِ ابنِ مریم ہے وہ باعثِ فخرِ آدم ہے
ان کے ہی توسل سے ہم پر وا بابِ اجابت ہردم ہے
"عنوانِ مناجاتِ بخشش سرکارؐ کا اسم اعظم ہے
نام شہِ دیںؐ کی برکت سے مقبول دعائیں ہوتی ہیں"

دشواریاں سب آسان ہوئیں جس راہ سے ہم ہو کر گزرے
کشتی کی روانی میں اپنی حائل نہیں طوفاں کے خطرے
یاد آتے ہیں خواب عدم میں جب اس گنبدِ خضرا کے جلوے
"مرقد کی اندھیری راتوں میں ہوتے ہیں ضیا روشن چہرے
روضہ کے حسیں قندیلوں کی سینوں میں ضیائیں ہوتی ہیں"

نعت: علامہ ضیاء القادری بدایونی
تضمین: نسیم بستوی (انڈیا)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

یہی مکانِ سکوں ہے، یہی دکانِ حیات
یہی مرادِ زمانہ، یہی ہے جانِ حیات
یہی ہے منبع ہستی، یہی ہے کانِ حیات
"وہیں سے مردہ دلوں کو ملا نشانِ حیات
درِ مسیحِ مدینہ ہے آستانِ حیات"

دلوں میں حسن اجاگر تمہاری رحمت کا
لبوں پہ ذکر برابر تمہاری رحمت کا
ادا ہو شکریہ کیونکر تمہاری رحمت کا
"ہر ایک سانس ہے مظہر تمہاری رحمت کا
کہاں یہ شانِ کرم؟ اور کہاں زبانِ حیات"

تمہاری ہستی رہ اعظم دلیلِ ہستی ہے
تمہی سے پختہ و محکم دلیلِ ہستی ہے
تمہارے جسم میں مدغم دلیلِ ہستی ہے
"تمہاری ذات مجسم دلیلِ ہستی ہے
تمہارا نام حقیقت میں ہے نشانِ حیات"

یہاں بھی اور وہاں بھی حضورؐ کا ہے راج
وہی ہیں دہر میں حاجت روائے ہر محتاج
انہیں کے ہاتھ ہے برزخ میں بھی ہماری لاج
"ضرور لائیں گے تشریف صاحبِ معراجؐ
بنے گی قبر ہماری بھی لامکانِ حیات"

عدم سے آگے عدم کا فسانہ ہم ہوتے
کبھی نہ واقفِ رنگِ زمانہ ہم ہوتے
جہاں میں صاحبِ فکرِ رسا نہ ہم ہوتے
"خود آشنا و خدا آشنا نہ ہم ہوتے
نہ ہوتی ذاتِ گرامی جو درمیانِ حیات"

تری تڑپ نہ ہو کم اضطرابِ جذبۂ شوق
کہ تیرے ساتھ ہیں ہم اضطرابِ جذبۂ شوق
نہ لینا راہ میں دم اضطرابِ جذبۂ شوق
"کچھ اور تیز قدم اضطرابِ جذبۂ شوق
رُکے دیارِ مدینہ پہ کاروانِ حیات"

حبیبِ عرشِ معلیٰ کے مرنے والوں پر
خطیبِ مسجدِ اقصیٰ کے مرنے والوں پر
طبیبِ حسبِ تمنا کے مرنے والوں پر
"مسیحِ کعبہ و بطحا کے مرنے والوں پر
قسم خدا کی اجل کو بھی ہے گمانِ حیات"

عزیزؔ ہم کو تمہارا ہے یہ بیاں اخترؔ
گمان بعد کا مت نام لو یہاں اخترؔ
مقامِ زیست ہے نزدیک روح و جاں اخترؔ
"بس ایک حدِ تنفس ہے درمیاں اخترؔ
ذرا بھی دور نہیں آستانِ جانِ حیات"

نعت: علامہ اخترؔ الحامدی
تضمین: عزیزؔ حاصلپوری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ

بہتا ہے فیض کا اک دریا تری گلی میں
جاری ہے رحمتوں کا چشمہ تری گلی میں
فردوس کا بھی ہے اک نقشہ تری گلی میں
"کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں، عقبیٰ تری گلی میں"

دونوں جہاں کی دولت بس اسکو مل گئی ہے
اس در کا جو ہے منگتا، تقدیر کا دھنی ہے
ہر زائرِ مدینہ لاریب جنتی ہے
"جامِ سفال اس کا تاجِ شہنشہی ہے
آ جائے جو بھکاری داتا، تری گلی میں"

پہنچا جو تیرے در پر پائی عجیب عظمت
اس در کی حاضری ہے وجہِ سکون و راحت
ہے گلشنِ مدینہ رشکِ بہارِ جنت
"کس طرح پاؤں رکھے یاں صاحبِ بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں"

صابر بتائیں اس کو ہم کیا سمجھ رہے تھے
شاعر وہ نعت گو ہے، اتنا سمجھ رہے تھے
ارضِ دکن کا بس اک ذرہ سمجھ رہے تھے
"امجد کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا دیکھا تری گلی میں"

نعت: امجد حیدر آبادی
تضمین: صابر براری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

جیسا کوئی ہُوا ہے، نہ ہوگا، تمھی تو ہو
بعد از خدا بُزُرگ، وہ تنہا تمھی تو ہو
محبوبِ کبریا شہِ بطحا تمھی تو ہو
"دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمھی تو ہو"

پہونچی نہ عقلِ جنّ و بشر جس مقام پر
ٹھہری نہ قدسیوں کی نظر جس مقام پر
ہے ختم دو جہاں کا سفر جس مقام پر
"جلتے تھے جبرئیلؑ کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو"

بزمِ جہاں میں تم سے اجالا کیا گیا
کون و مکاں میں اک تمھیں یکتا کیا گیا
پیدا نہ کوئی دُوسرا تم سا کیا گیا
"سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو"

مختارِ بزمِ کون و مکاں اور کون ہے
محبوبِ کردگارِ جہاں اور کون ہے
بالائے ہر یقین و گماں اور کون ہے
"دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
اے تاجدارِ طیبہ و بطحا تمھی تو ہو"

نعت: ظفر علی خاں
تضمین: منور بدایونی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

وہ ہستیٔ اقدس بدر بنی جو عالم کے مہ پاروں میں
وہ ذاتِ گرامی چنی گئی جو خلقت کے مختاروں میں
وہ نور، بشارت جس کی ہے سب نبیوں کے اخباروں میں
"وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی کل دنیا کے درباروں میں"

گر گلشنِ رازِ وحدت میں اس موجِ صبا کا شور نہ ہو
گر بزمِ جہانِ حکمت میں اس عقدہ کشا کا شور نہ ہو
گر راہِ حقیقتِ فطرت میں اس راہ نما کا شور نہ ہو
"گر ارض وسما کی محفل میں "لولاک لما" کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں"

اس دُرِ یتیم حجازیؐ سے بڑھ کر تو کوئی اجمل نہ ہوا
اس سچے پیمبرِ اعظمؐ سے بڑھ کر تو کوئی اکمل نہ ہوا
توحید کا اس سے بڑھ کے کوئی اعلم نہ ہوا، افضل نہ ہو
"جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والےؐ نے بتلا دیا چند اشاروں میں"

صدیقی پڑھتا رہتا ہوں میں جب سے یہ نعتِ ظفر علی
اعلان یہ کرتا پھرتا ہوں ہر کوچہ کوچہ گلی گلی
صدیقؓ ہے اک فاروقؓ ہے اک، ہے ایک غنیؓ اور ایک ولیؓ
"ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ، عثمان و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں"

نعت: ظفر علی خاں
تضمین: عبدالمجید صدیقی

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلہٖ وَسَلَّمْ

اوصاف میں وہ نورِ خدا جب یگانہ تھا
کیونکر کھُلے یہ راز کہ کیا تھا وہ، کیا نہ تھا
لیکن یہ جامۂ بشریت بہانہ تھا
"احمدؐ تو کچھ رسول نہ تھا، مصطفیٰؐ نہ تھا
تھا جلوۂ خدا، بخدا، گو خدا نہ تھا"

تھے نیستی کے تحت میں جب سارے قافلے
اس وقت بھی وہ جامۂ ہستی میں تھے چھپے
بتلاؤ، اس کے آگے بھلا کیا پتا چلے
"کب آئے، کیسے آئے، کہاں آئے، کون تھے
اس ذاتِ پاک کا تو کسی کو پتا نہ تھا"

یکتائی پر خدا کی قسم ان کی مر مٹے
سر تا قدم جو نور کے سانچے میں ہوں ڈھلے
سایہ کو بھی یہ حکم کہ ساتھ ان کا چھوڑ دے
"ہمراہ ان کے کوئی چلے بھی تو کیا چلے
جبریلؑ چل کے سدرہ ہی تک رہ گیا نہ تھا"

صدہا کی عمر یوں تو گئی شاعری میں بیت
سیدھی روش چلا جو، اسی کی رہی ہے جیت
خلیل
مثلِ ~~درس~~ تو بھی برتنے لگا یہ ریت
"اے درسؔ نعت اور یہ سیدھی سی بات چیت
ہاں طبع شعر تھی تجھے، فکرِ رسا نہ تھا"

نعت: عبد الکریم درسؔ سندھی
تضمین: ابراہیم خلیلؔ لکھنوی

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مضمونِ شوق دل کی زباں سے ادا ہوا
ذکر و بیاں حدیث میں قرآن کا ہوا
اُبھرا افق پہ زمزمہ اک گونجتا ہوا
"شاعر جو حمد و نعت میں نغمہ سرا ہوا
گویا وہ ترجمانِ کلامِ خدا ہُوا"

یہ کون جانتا ہے کہ اُس وقت کیا ہوا؟
تکرار کیا کرے کوئی، جو کچھ ہُوا، ہُوا
اپنے وجود میں تھا جمال اک چھپا ہوا
"آمادۂ ظہور جو نورِ خدا ہوا
جلوہ نما بہ آئینۂ مصطفیٰ ہوا"

دن میں جمال آپ کا شمسُ الضحیٰ ہوا
جب رات آ گئی، وہی بدرُ الدجیٰ ہوا
دنیا کو رات پر بھی گماں صبح کا ہوا
"پرتو فگن جو ماہِ رُخِ مصطفیٰ ہوا
عالَم تمام مرکزِ نور و ضیا ہوا"

خالق کی بات بات ہے صدقہ حضورؐ کا
تخلیقِ شش جہات ہے صدقہ حضورؐ کا
ہر شعبۂ حیات ہے صدقہ حضورؐ کا
"یہ بزمِ کائنات ہے صدقہ حضورؐ کا
اصلِ وجودِ خلق وجود آپؐ کا ہوا"

قربان ماہتاب کہ رہبر مُبیں نہیں؟
خم ان کے در پہ کس کی جبینِ یقیں نہیں
ان کی مثال دونوں جہاں میں کہیں نہیں
"ذات ان کی صرف قبلۂ اہلِ زمیں نہیں
ہے عرش بھی حضورؐ کے آگے جھکا ہوا"

دریائے فیض، قلزمِ رحمت حضورؐ ہیں
ابرِ کرم ہیں، موجِ سخاوت حضورؐ ہیں
کونین کی متاع ہیں، دولت حضورؐ ہیں
مُعطی خدا ہے، قاسمِ نعمت حضورؐ ہیں
ملتا ہے اُن کے در سے خدا کا دیا ہوا"

لے نام کیوں خدائی کسی اور کا حضورؐ
جب ہو تمہارا چاہنے والا خدا حضورؐ
محبوب کوئی تم سا نہیں دوسرا حضورؐ
"منظور تھی خدا کو تمہاری رضا حضورؐ
چاہا جو اس سے تم نے، وہ تم کو عطا ہوا"

باتیں جو آپ کی ہیں مضامینِ زندگی
ہر قول و فعل باعثِ تسکینِ زندگی
سیکھی جہاں نے آپ سے تدوینِ زندگی
"بخشا ہمیں وہ آپ نے آئینِ زندگی
انسانیت کے حُسن کا جو آئنہ ہُوا"

نعت: میر افق کاظمی امروہوی
تضمین: عزیز حاصل پوری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

پاک عکسِ غیر سے دل کا نگینہ چاہیے
سینہ بے کینہ، مثالِ آبگینہ چاہیے
جامِ حُبِّ شاہِ دیںؐ اِس طور پینا چاہیے
"جینے والو! اِس طرح دنیا میں جینا چاہیے
جو بھی عالم ہو، نظر سُوئے مدینہ چاہیے"

مانگتا کب ہُوں الٰہی! تاجِ اقلیمِ عظیم
کب مرے پیشِ نظر ہے مسکنِ باغِ نعیم
مدعا میرا نہیں ہے شوکتِ دستِ کلیم
"اور کچھ حاجت نہیں ہے اے ربِّ کریم!
عشقِ احمدؐ چاہیے، یادِ مدینہ چاہیے"

سیرتِ احمدؐ ہے مرغوبِ خداوندِ رحیم
خندہ زن ریشم پہ جس کے دم سے ہے تارِ گلیم
ہے اسی سے دوجہاں میں بارشِ لطفِ عمیم
"اُسوۂ سرکارؐ ہی تو ہے صراطِ مستقیم
جس سے حق راضی رہے، ایسا قرینہ چاہیے"

ہو جیسے مایوس مت، کیسے بھی ہوں اعمال گو
گھر سے باہر پھینک دو، خوف و الم کے جال کو
کہیے انؐ کی خدمتِ اقدس میں جو بھی حال ہو
"لے کے انؐ کا نام ہر طوفاں میں کشتی ڈال دو
تم کو گر اپنا کنارے پر سفینہ چاہیے"

ماسوائے اسمِ احمدؐ روح کچھ رَٹتی نہیں
نُورِ یادِ شہؐ نہ ہو تو ظلمتیں چَھٹتی نہیں
ہو نہ حُبِّ مصطفیٰؐ تو زندگی کٹتی نہیں
"عشقِ احمدؐ ہی وہ دولت ہے کہ جو گھٹتی نہیں
عشقِ احمدؐ ہی سے بس معمور سینہ چاہیے"

اب ہُوں مَیں اور گوشۂ یادِ شہؐ ہر بحر و بر
ہے غمِ فرقت سے دنیا قلب کی زیر و زبر
کچھ نہیں جُز گنبدِ خضرا مرے پیشِ نظر
"سُوئے بطحا جس میں بندھ جائے مرا رختِ سفر
مجھ کو یارب! جلد وہ پیارا مہینہ چاہیے"

ناتواں ہُوں اور شدت پر ہے ضَیفِ زندگی
رنگ و رعنائی سے ہے محروم طیفِ زندگی
سانس کا ہر سلسلہ ہے مثلِ سیفِ زندگی
"عشقِ احمدؐ" یادِ بطحا اور کیفِ زندگی
یہ خزینہ، یہ خزینہ، یہ خزینہ چاہیے"

ماہیٔ بے آب انورؔ، کوئی تسکین پائے کیوں
مرغزار و بحر و کُہسار و گلستاں بھائے کیوں
دُور کُوئے جانِ جاںؐ سے جی رہے ہیں ہائے کیوں؟
"جس جگہ بہزادؔ، دل کھوئے، وہاں سے آئے کیوں
بس مدینے ہی میں مرنا اور جینا چاہیے"

نعت: بہزادؔ لکھنوی

تضمین: پروفیسر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

گہر ذرہ ہائے غبارِ مدینہ
خطِ کہکشاں رہگزارِ مدینہ
ہے "نورٌ مبینٌ" دیارِ مدینہ
"سراجاً منیرا" نگارِ مدینہ
تجلیءِ مکہ بہارِ مدینہ"

تڑپتا ہوں دن رات یادِ حرم میں
ہیں اشکِ رواں موجزن چشمِ نم میں
نہیں کوئی ساتھی ہجومِ الم میں
"پھنسا ہوں اکیلا میں اندوہ و غم میں
دہائی ہے اے تاجدارِ مدینہ"

رُخِ سیّدِ المرسلینؐ سامنے ہو
جمالِ شہنشاہِ دیں سامنے ہو
فضائے بہشتِ بریں سامنے ہو
"الٰہی! دمِ واپسیں سامنے ہو
وہ محبوبِ عالم، نگارِ مدینہ"

عبث گلشنِ دہر سے دل لگائیں
ہُوا کیوں ولی ہم زمانہ کی کھائیں
یہ کہتی ہیں پیہم جناں کی فضائیں
"کہاں باغِ عالم کی بیدمؔ ہوائیں
کہاں وہ نسیمِ بہارِ مدینہ"

نعت: بیدمؔ وارثی
تضمین: ولی محمد ولی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مقامِ حمد کے جلوے دکھا دیے تو نے
مقدراتِ جہاں جگمگا دیے تو نے
خدا شناسی کے نقشے جما دیے تو نے
"جہاں سے نقش خودی کے مٹا دیے تو نے
چراغِ مجلسِ عرفاں جلا دیے تو نے"
چمن چمن میں شمیمِ بہشت پھیلا دی
فلک فلک پہ مہ و مہر و نجم کو جا دی
مکاں مکاں پہ شعاعِ جمال برسا دی
قدم قدم پہ تجلی کی روح دوڑا دی
"روش روش پہ گلستاں کھلا دیے تو نے"
ترا وقار خدائی میں سب سے ہے اعلیٰ
ہے تو خدا کی قسم یا نبیؐ! خدا والا
ہے نقشِ پا ترا کتنا بلند اور بالا
"عرب کی خاک کو خلدِ جناں بنا ڈالا
لطافتوں کے خزانوں لٹا دیے تو نے"
ہے بہرہ ور تری تعلیمِ پاک سے دنیا
نشانِ عیش و تصنع ترے سبب سے جھکا
معلمِ ابدی تیرا اُسوۂ حَسَنہ
"جہاں کو درس دیا زندگیٔ سادہ کا
تکلفات کے پُرزے اڑا دیے تو نے"

نعت: منظور حسین ماہر القادری
تضمین: یوسف حسین نور قادری (کراچی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

فضائیں جگمگائیں، آبشاروں نے قدم چُومے
بلائیں لیں گلوں نے، لالہ زاروں نے قدم چومے
اِرم کے دن پھرے، کوثر کے دھاروں نے قدم چومے
"گھٹائیں نور کی برسیں، بہاروں نے قدم چومے
رسالت کا قمر چمکا، ستاروں نے قدم چومے"

حِرا کو زیب و زینت دے کے اس نورِ مجسّم نے
عطا فرمائی فاراں کو بلندی فخرِ آدم نے
حَرم کو اپنے سجدوں سے بسا کر اس مکرم نے
"مدینے کو نوازا جب شہنشاہِ دو عالمؐ نے
سَرآنکھوں پر جگہ دی جانثاروں نے قدم چومے"

ہمیں آیا نظر کچھ اور عالم باغِ جنت کا
بلندی پر ستارہ آ گیا رضواں کی قسمت کا
فضائے خلد میں خورشید یوں چمکا حقیقت کا
"لیا ساغر نے بوسہ جھوم کر دستِ رسالت کا
سرُور و کیف میں کوثر کے دھاروں نے قدم چومے"

بہارِ خلد صدقے ان کے حسن، ان کی لطافت پر
بہارِ دوجہاں قربان ان کی اوجِ رفعت پر
نچھاور جان و دل معرؔاج اس معراجِ نسبت پر
"نہ کیونکر رشک آئے حافظ انوؔر ان کی قسمت پر
مرے سرکارؐ کے جن رہگزاروں نے قدم چومے"

نعت: حافظ انوؔر وارثی
تضمین: معرؔاج وارثی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلہٖ وَسَلَّمَ

لکھتا ہے خداوندِ زمن تیرا قصیدہ!
مجموعۂ تحسین ہیں اوراقِ مجیدہ!
تو ساری خدائی میں ہے اک فردِ فریدہ
"خوشبو ہے دوعالم میں تری، اے گُلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ"

میں عاجز و بیکس ہوں تیری آل کا چاکر
دامِ غمِ دوراں سے مرے دل کو رہا کر
اپنی ہی عقیدت میں مری جاں کو فنا کر
"خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامانِ دریدہ"

مٹتی ہے تری یاد سے ظاہر کی برائی
ملتی ہے ترے ذکر سے باطن کو صفائی
بخشے ہے بشر کو ترا کردار بڑائی!
"مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے، یہی میرا عقیدہ"

دعوت تری، اے قبلۂ حاجات! ہے سچی
سچا ہے ترا عدل، مُساوات ہے سچی
حق بات تو یہ ہے کہ تری ذات ہے سچی
"اے ہادیٔ برحق! تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ"

کب تابِ ثنا ہے مری بے مایہ زباں میں
کب طاقتِ مدحت ہے مرے عجزِ بیاں میں
بے مثل ہے تو، کارگہِ کون و مکاں میں
"تجھ سا کوئی آیا ہے، نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ"

خلقت سے تری، سلسلۂ دہر کی ترتیب!
بعثت ہے تری، خیر کی تکمیل کی ترکیب
صورت میں تری، پیرویٔ نور کی ترغیب
"سیرت ہے تری جوہرِ آئینہ تہذیب!
روشن ترے جلووں سے جہانِ دل و دیدہ"

ہے گرچہ مجھے اپنے گناہوں پہ ندامت!
پھر بھی مرا مُونس ہے ترا شیوۂ رحمت
صد شکر! میسر ہے ترے عشق کی لذت
"اے رحمتِ عالم! تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ!"

قربت کی بھکاری ہے مری جانِ ہراساں!
بخشش کی سوالی ہے مری روحِ پشیماں
ہے سائلِ انوار مرا دیدۂ گریاں !!!
"ہے طالبِ الطاف مرا حالِ پریشاں
محتاجِ توجہ ہے مرا رنگِ پریدہ!"

نعت: پروفیسر حفیظ تائبؔ (لاہور)
تضمین: فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالہ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

خضرِ مراد اے شہِ بطحا! تمہی تو ہو
دربارِ حسن و عشق کے دولہا تمہی تو ہو
نوشاہِ بزمِ لیلۃُ الاسریٰ تمہی تو ہو
"خلوت نشینِ عرشِ معلّٰی تمہی تو ہو
شاہا! مکینِ گنبدِ خضریٰ تمہی تو ہو"

بے مثل و بے نظیر ہے ہر وصف، ہر صفت
دشوار تر حضورؐ تمہاری ہے معرفت
زیرِ نگیں تمہارے ہے دُنیائے شش جہت
"از فرش تا بہ عرش تمہاری ہے سلطنت
شاہنشہِ "دنا فتدلّٰی" تمہی تو ہو"

طیبہ میں حاضری ہو، ہمہ وقت ہے دعا
معلوم ہے تمہیں مرا ہر راز خسروا
رک جاتا ہے زبان پہ آ آ کے مدعا
"اظہارِ آرزوئے مدینہ کیوں تو کیا
جانِ مراد، جانِ تمنا، تمہی تو ہو"

جس کو نصیب روضۂ شہؐ کا طواف ہے
رازِ نہاں یہ اس پہ ہوا انکشاف ہے
موسیٰؑ گواہ ہیں کہ حقیقت یہ صاف ہے
"اب تک چراغِ طور کو یہ اعتراف ہے
شمعِ تجلئ شبِ اسرا تمہی تو ہو"

بے مثل تم جہاں میں ہو اے خاصۂ احد
دنیا میں تم ہو خسروِ خوبانِ مستند
سب اس پہ متفق ہیں زمانے کے نیک و بد
"ثانی محال جس کا ازل سے ہے تا ابد
محبوبِ ذوالجلال وہ یکتا تمھی تو ہو"

تم کتنے خوش جمال ہو، تم کتنے خوبرو
دیدار کی تمھارے ہے عالم کو آرزو
اے چاند! سایہ گم ہے تمھارا برنگِ بو
"شمس و قمر کو سایہ کی ہے جس کے جستجو
اے مہ جبیں! وہ نورِ سراپا تمھی تو ہو"

اللہ مدح خواں ہے تمھاری صفات کا
دولہا بنایا حق نے تمھیں ہر برات کا
ہے تم پہ حشر مغفرتِ کائنات کا
"سہرا تمھارے سر ہے جہاں کی نجات کا
کونین کی برات کے دولہا تمھی تو ہو"

آئے نہ جو نظر تو نظر کا ہے یہ قصور
ہر ذرہ میں ہے ورنہ اسی چاند کا ظہور
ہاشمؔ ضیائے عرش سے دل ہے چراغِ طور
"شمعِ حرم کا نور ہے سینہ میں جس کے نورؔ
وہ خوش نصیب عاشقِ شیدا تمھی تو ہو"

نعت: یوسف حسین نورؔ قادری (کراچی)
تضمین: ہاشمؔ بدایونی (کراچی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

قلب قربانِ جمالِ رُوئے تو
جاں فدائے نکہتِ گیسوئے تو
با ہزاراں عاجزی ہا سُوئے تو
"مفلسانیم آمدہ در کُوئے تو
شیئًا" للہ از جمالِ رُوئے تو"

مدعائے عشق پورا ہو نہ ہو
یا نبیؐ! امت کی چِنتا تو سنو
یا رسولؐ اللہ! اے خُلقِ نکو
"مفلسانیم آمدہ در کُوئے تو
شیئًا" للہ از جمالِ رُوئے تو"

سب کی یہ فریاد ہے، ذلت نہ ہو
کس مصیبت میں ہے امت، دیکھ لو
اب خدارا اپنے حجرہ سے اٹھو
"مفلسانیم آمدہ در کُوئے تو
شیئًا" للہ از جمالِ رُوئے تو"

یا نبیؐ، یا اللہ! سنیئے التجا
آپؐ ہیں کنزُ العطا بحرُ السخا
یا رسولؐ اللہ! اب بہرِ خدا
"دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما
آفریں بردست و بر بازوئے تو"

نعت: حضرت شمس تبریزیؒ
تضمین: دُرّد کاکوروی

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بہ بارگاہِ رسولِ اکرمؐ سلام از خاص و عام برخواں
بروحِ پاکِ نبیؐ برحق صلوٰۃ نادر مُدام برخواں
"صلوٰۃ ربی علیٰ محمدؐ" تو تا بروزِ قیام برخواں
"صبا بسُوئے مدینہ رُو کن ازیں دعاگو سلام برخواں
بگردِ شاہِؐ مدینہ گردد بصد تضرع پیام برخواں"

جگر دریدہ ہوں، پُر شکستہ، حواس رفتہ، مدام حیراں
جو چشم گریاں، تو سینہ بریاں، ہجومِ افکار، دل پریشاں
بہت بڑا ہو گا تیرا احساں، تجھے خدا کی قسم! خراماں
"صبا بسُوئے مدینہ رُو کن، ازیں دعاگو سلام برخواں
بگردِ شاہِؐ مدینہ گردد بصد تضرع پیام برخواں"

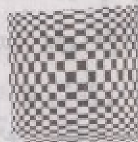
صبا مدینہ کو جائے جب تُو، ہر امتی کا سلام پہنچا
ادب سے پھر ہو کے تو مؤدب، طواف کر روضۂ نبیؐ کا
نبیؐ کی مسجد میں بعد اس کے اگر کبھی ہو قیام تیرا
"بشو زِ من صورتِ مثالی، نماز بگزار اندراں جا
بلحن خوش سُورۂ محمدؐ تمام اندر قیام برخواں"

میں دردِ فرقت سے ہوں تڑپتا، کرم کر اتنا نسیم علیا
درود پڑھ پڑھ کے مست ہو جا، علاجِ دردِ جگر بھی فرما
ریاضِ جنت کی کر زیارت کبھی تو مسجد میں شوق سے جا
"بباب رحمت گہے گزر کن، بباب جبریلؑ گہ جبیں سا
سلامِ ربی علیٰ نبیؐ گہے بباب السلام برخواں"

خدا کے محبوبؐ کی ہے مرضی، خدا سے تو ناامید مت ہو
بنے گی اکسیر اسی سے تیری، درود کا ورد رکھ سخن گو!
ابھی سے ہو تجھ میں خاکساری، کہ مر کے ہونا ہے خاک تجھ کو
"بہ پچندیں ادب طرازی سرِ ارادت بخاکِ آں کو
صلوٰۃِ وافر، بروحِ پاکِ جنابِ خیرالانامؐ برخواں"

یہ نور احمدؐ کا، نورِ حق ہے، تو نورِ حق سے لگائیے لو!
چمک اسی کی ہے دردؔ دل میں ضیائے حضرتؐ کی ہے یہ سب ضو
درود پڑھنے کی ہے یہ برکت، ہے کیسی دلکش جمال کی رو
"بلحنِ داؤدؑ ہم نوا شو، بہ نالۂ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبرؐ ایں غزل را زِ عبدِ عاجز نظامؔ برخواں"

نعت: حضرت نظام الدین محبوب الٰہی دہلویؒ
تضمین: میر نذر علی دردؔ کاکوروی





نگاہِ شوق تھی آئینۂ نظارۂ پیہم
مرے احساس پر چھایا ہوا حیرت کا تھا عالم
شعور و ہوش سے پوچھو نہ کوئی ماجرا ہمدم
"نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
سراپا رقصِ بسمل بود شب جائے کہ من بودم"

حضوری کا سماں کیا کیجیے آخر بیاں خسرو
زباں پر لائی جاتی ہی نہیں یہ داستاں خسرو
کہاں وہ خلوتِ محبوبِ یزداں، تم کہاں خسرو
"خدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمدؐ شمعِ محفل بود، شب جائے کہ من بودم"

امیر خسروؔ سے منسوب نعت
انورؔ صابری کی تضمین

بچھی تھی نور کی چادر فلک سے فرش تک پیہم
ہر اک جانب تھی خوشبو مشک و عنبر کی وہاں برہم
فضا پُر کیف تھی، چھایا تھا ہر جانب عجب عالم
کوئی بے ہوش و بے خود، کوئی دیوانہ، کوئی بیدم
"نمی دانم چہ منزل بود، شب جائے کہ من بودم
بہر سُو رقصِ بسمل بود، شب جائے کہ من بودم"

مزیّن نور سے تھا ہر طرف باغِ جناں خسرو
جدھر اٹھتی نظر، بکھری ہوئی تھی کہکشاں خسرو
سجے تھے باغِ جنت کے گلوں سے آسماں خسرو
وہاں دیکھا کہ سب مسروؔر تھے پیر و جواں خسرو
"خدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمدؐ شمعِ محفل بود، شب جائے کہ من بودم"

مسروؔر بدایونی کی تضمین

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ

حبذا خالقِ کونین کے محبوب نبیؐ
بے بہا دُرِّ یتیم صدفِ مُطّلبی!
واہ چہ عالی نسبی واہ چہ والا حسبی
"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی!
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

آپ کا حسن وہ بے مثل ہے یا شاہِ امؐ
کہ نظیر اس کی نہیں صانعِ عالم کی قسم
اہلِ دل جتنے ہیں ان کا تو کہوں کیا عالم
"مِن بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

آپؐ کی ذات ہے کونین کی سرمایہ ناز
آپکی شان عجب شان ہے یا شاہِ حجازؐ
آستاں آپ کا ایسا ہے جلالت انداز
"بر درِ فیض تو راستادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی، یمنی و حلبی"

میرے سرکارؐ ہے ذات آپکی وہ ذاتِ پاک
شان میں جس کی ہے ارشادِ الٰہی لولاک
پہنچے کیا آپؐ کے رتبہ کو ہمارا ادراک!
"شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"

ہے عجب شانِ کرم آپ کی یا شاہِ انامؐ
آپ کا چار سُوئے دہر میں فیضان ہے عام!
رشحہ ء جود سے تازہ چمنِ دہر تمام
"نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام!
زاں شدہ شہرہ ء آفاق بہ شیریں رطبی"

حیف صد حیف ہوئی عمر گناہوں میں بسر
ہوں بہت شامتِ اعمال سے زار و مضطر
رحمتِ عالمیاں شافعِ روزِ محشرؐ
"چشمِ رحمت بکشا سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مُطلبی"

خاکِ غفلت میں ملا گوہرِ نایابِ حیات
گم ہوئے شامتِ اعمال سے اسبابِ حیات
اک توجہ سے تنِ جاں کو ملے تابِ حیات
"میرم از تشنگی ء شوق و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

جان گردابِ تکالیف و مصائب میں پھنسی
زیست آرام و عوارض سے بہت تلخ ہوئی
افقِ زار کی فرمائیے اب چارہ گری
"سیدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سُوئے تو قدسیؔ پئے درماں طلبی"

نعت: قدسیؔ
تضمین: میرافقؔ کاظمی

صلی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلم

شافعِ روزِ جزا" سرورِ عالی نسبی
زیبِ کونین، بہارِ چمن مطلبی!
"قابَ قوسین" کو پہنچا نہ شہا کوئی نبی
انبیا چاہتے ہیں تجھ سے شفاعت طلبی
"مرحبا، سیدِ مکی، مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

وہ شرفِ ربِ دو عالم نے ہے تم کو بخشا
کہ ملائک بھی ہیں سو جان سے قربان و فدا
تاجِ "لولاک لما" حق نے کیا تم کو عطا
ایسا رتبہ بخدا اور نبیؐ کو نہ ملا
"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم، تو چہ عالی نسبی"

فیضِ مخصوص کسی پر نہیں اے شاہِ کرام!
چشمۂ لطف سے سیرابِ دو عالم ہے تمام
حالِ مسلم ہے بہت ابتر اے شاہِ انام
اہلِ توحید پہ ہو بارشِ لطف و اکرام
"نخلِ بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرہ آفاق بہ شریں رطبی"

انبیاؑ وعظ کو انساں کے بہت آئے حضورؐ
اتری انجیل کبھی، تو کبھی تورات و زبور
نامکمل تھا مگر رُشد و ہدایات کا نور
دین ہو جائے مکمل، تھا خدا کو منظور

"ذاتِ پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

ہو گا ہنگامہ بپا حشر میں جب بہرِ نجات
کون پوچھے گا سوا تیرے گنہگار کی بات
سب اٹھیں گے یہی کہتے ہوئے منہ سے کلمات
اے شہنشاہِ عربؐ اے شہِ عالی درجات

"ماہمہ تشنہ لبا نیم، توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی"

نکلے گرداب معاصی سے مسلماں کا جہاز
نخلِ اسلام ہو سرسبز پھر اے شاہِؐ حجاز!
اے رسولِؐ عربی، ہاشمی و بندہ نواز
آپؐ کی ذاتِ مبارک پہ ہے امت کو ناز

"بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی، حلبی و عربی"

چشمِ الطاف جو امت پہ ہو امی لقبی!
دل سے ہو جائیں غم و رنج و قلق دور ابھی
ہے یہ عاصی کی دعا تم سے بقولِ قدسی
مجھ گناہگار پہ بھی ہو نظرِ لطف کبھی

"سیدی! انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی"

نعت: قدسی

تضمین: زین العابدین عاصی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

شبِ معراج فلک پر جو گئے میرے نبیؐ
پیشوائی کو ملک آئے بحضورِ قلبی
کہہ رہے تھے یہی سب دیکھ کے والا حسبی
"مرحبا، سیدِ مکی، مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

پہنچے افلاک پہ معراج میں جب شاہِ امم
ہر طرف سے یہی آتی تھیں صدائیں پیہم
آج تک تجھ سا نہ دیکھا کہیں خالق کی قسم!
"منِ بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

وہ شرف ربِ دو عالم نے ہے تم کو بخشا
کہ ملائک ہوئے سَو جان سے قربان و فدا
تو ہے مطلوبِ خدا، تو ہی ہے محبوبِ خدا
"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم" تو چہ عالی نسبی"

جو مرا حال ہے، وہ کس کو دکھاؤں جا کر
صدمۂ ہجر سے آیا ہے مرا دَم لب پر
مستحق ہوں تری رحمت کا شۂِ جنّ و بشر
"چشمِ رحمت بکشا، سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

خاص لوگوں ہی پہ موقوف نہیں کچھ اکرام
فیض پاتے ہیں ترے چشمۂ الطاف سے عام
کشتِ امید کو شاداب کر اے شاہِ انام!
"نخلِ بستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

کلمہ گو ہیں ترے، جنّ و ملک، وحش و طیور
عاشق و والہ و شیدا ہے ترا ربِ غفور
حق تعالیٰ کو بھی تھا پاس کچھ ایسا منظور
"ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

نظرِ لطف جو ہو جائے ادھر شاہِ امم!
ابھی مٹ جائیں مرے دل سے یہ سب رنج و الم
وہ بھی ہے مجھ سے سوا، میں تو ہوں اس سے بھی کم
"نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

دیکھ لیں چشمِ عنایت سے اگر آپ نبیؐ!
دل سے ہو جائیں غم و رنج و قلق دُور ابھی
عاجزِ خستہ پہ بھی ہو نظرِ لطف کبھی
"سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسیؔ پئے درماں طلبی"

نعت: قدسیؔ
تضمین: عاجزؔ فرخ آبادی

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

اے تہامی کہ ہے تو باعثِ عالی نسبی
تیرے در کے ہیں بھکاری سبھی محتاج و غنی
ہے طلب گار ترے لطف کا ہر ایک نبی
جبہہ سا نقشِ قدم پہ ترے ہر ایک ولی
تیرے ہی لطف سے ہر بگڑی ہوئی بات بنی
"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

سر سلاطینِ جہاں کے ترے دربار میں خم
صفیں باطل کی ہوئیں ذکر سے تیرے برہم
چشمِ بینا کے لیے سُرمہ تری خاکِ قدم
اہلِ ایماں کے لیے تیری عطا ہے پیہم
دل پسیجے ترا کفار کی خاطر ہر دم
"من بیدل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ! چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

ہے تمنا کہ ملے دل کو تری راہگزر
لہلہا اٹھے ترے نام سے صحرائے بصر
تیرے قدموں کے تصوّر میں رہیں تا محشر
پیشتر اس کے کہ ہم زیست سے کر جائیں سفر
دردِ ہستی کے لیے کوئی دوا زُود اثر
"چشمِ رحمت بکشا' سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی"

تیرے صدقے میں ہُوا ہر دوجہاں کا آغاز
تیری اک نظرِ کرم سے درِ توبہ ہُوا باز
ہر کڑے وقت میں ہر ایک کا تو ہے دمساز
ہم گنہ گاروں کو ہے تیری ہی رحمت پہ ناز
اہلِ ایماں پہ ہے یہ تیرے کرم کا اعجاز
"بر درِ فیض تو اِستادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی و عراقی' حلبی"

عالمِ کون میں طاغوت نے ڈالا تھا فتور
نشۂ کفر میں مدہوش تھا انساں کا شعور
راج کرتی تھی جہاں پر' روشِ فسق و فجور
جانتا کون تھا دنیا میں وفا کا دستور
نوعِ انساں تھی شیاطین کے ہاتھوں مجبور
"ذاتِ پاکِ تو چو در ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

تو نے انساں کو دیا امن و اماں کا پیغام
مقتدی فیض سے تیرے ہوئے دنیا کے امام
گلشنِ ہستیٔ فانی کو دیا اذنِ دوام
باعثِ رشکِ ملائک ہوئے سب تیرے غلام
نور سے تیرے ہی روشن ہوا اللہ کا نام
"نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زیں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

تو نہ ہوتا تو نہ ہوتا یہ زمانہ پیدا
بن ترے ہوتا نہ یہ کون و مکاں کا نقشہ
زندگانی ہے فقط تیری نگہ کا صدقہ
تیرے دم سے ہوا دنیا میں خدا کا چرچا
لعنت اس شخص پہ جو خود کو کہے تجھ ایسا
"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

تیری خاطر ہی ہوا چہرہ کُشا روز الست
ورنہ اس دہر میں ہوتا نہ کوئی بود، نہ ہست
نہ کوئی کون و مکاں اور نہ کوئی کوہ، نہ دشت
کشتۂ خوابِ عدم تھی مہ و خورشید کی گشت
تو مگر کرتا تھا گلزارِ ازل میں گلگشت
"شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بہ مقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

تیری رحمت کے ہیں محتاج سبھی مخلوقات
سب گنہ گار تجھی سے ہیں طلب گارِ نجات
نام لیتے ہی ترا دُور ہوئے سب آفات
نور سے تیرے منور ہوئی ظلمات کی رات
عاصیوں کا ہے سہارا تو فقط تیری ذات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

امتی تیرے ہیں اِس دور میں بے حال، مپرس
فرطِ عصیاں سے سیہ نامۂ اعمال، مپرس
ہم ہوئے ہیں ہدفِ زشتیٔ افعال، مپرس
گردشِ دہر کیے جاتی ہے پامال، مپرس
ہم پہ کیا گزری ہے اے صاحبِ اقبال، مپرس
"عاصیانیم ز ما نیکیٔ اعمال مپرس
سُوئے ما رُوئے شفاعت بکن از بے سببی"

ہے غلامی پہ تری اپنا یقین محکم
بڑھ گیا حد سے اسی زعم میں، ہے اے ابرِ کرم
رات دن کھائے چلا جاتا ہے دل کو یہی غم
اپنی گستاخی پہ ہو جاتا ہوں اکثر بے دم
روز و شب کرتا ہوں میں عقل کا اپنی ماتم
"نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

دلِ سجّاد میں اک آگ ہے ایسی بھڑکی
جس کے شعلوں سے ہوئی خاک خرد کی بستی
سینے میں ایسی تڑپ ہے کہ نہ دیکھی، نہ سنی
دردِ عصیاں سے ہے اب جان لبوں پر اٹکی
اور زباں پر ہے صدا اپنے، بہ قولِ قدسیؔ
"سیّدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سُوئے تو قدسیؔ پئے درماں طلبی"

نعت: قدسیؔ

تضمین: سید سجاد رضوی (لاہور)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مظہرِ عظمتِ انساں ہے تو ہے ذاتِ نبیؐ
ان کا ہاں! ان کا حَسَب، ان کی ہی عالی نسبی
مدح میں حرف مرا، بے ہنری، بے ادبی
"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

نور ہو نور پئے جذبۂ قلبِ محرم
چشمِ حق بیں کے لیے جلوہ ہو عالم عالم
تابِ نظارہ نہیں حضرتِ باری کی قسم
"مِن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

میں سیہ کار، بد اندیش، کمینہ، احقر
خوف مجھ پر ہے مسلط، مری حالت ہے دگر
مر نہ جاؤں مرے آقاؐ تری حسرت لے کر
"چشمِ رحمت بکشا، سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مُطّلبی"

وہ سکندر ہوں کہ دارا ہوں کہ محمُود و ایاز
تیرے دربار میں اک ایک کا زُہرہ ہے گداز
تو مگر رحم و کرم میں ہے سبھی کا دمساز
"بر درِ فیض تو اِستادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی و عراقی، حلبی"

کر دیا تجھ پہ عیاں کھول کے اپنا منشور
"غیب" کہتے ہیں کسے، نام ہے کس شے کا "حضور"
حق کی چاہت کا عجب طور، عجب ہے دستور
"ذاتِ پاک تو چوں در ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبانِ عربی"

کیا بیاں کیجیے اُس ارضِ مقدس کا مقام
جس میں ٹھہرے ہوں نبیؐ جس ہو حق کا اکرام
نسبتِ ذات سے ان کی تجھے سو بار سلام
"نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مدام
زیں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

تو ہوا سب سے الگ، بات تری سب سے جدا
تو وہ بندہ ہے کہ بندہ تیرا ہمسر نہ ہوا
آن تیری ہے، تری شان ہے اک اک سے سوا
"نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

سفرِ شوق ترا، تیری سیاحت، ترا گشت
چشمِ نظارہ ادھر، سامنے وحدت کا دشت
نہیں معلوم، وہ اسرار تھے دو چار کہ ہشت
"شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گزشت
بہ مقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

تجھ پہ آقا، ہے عیاں قلبِ حزیں کی ہر بات
ختم ہوتے ہی نہیں آہ! الم کے دن رات
وجہِ تسکینِ دلِ زار ہے بس آپ کی ذات

"ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

خوفِ محشر سے یہ صورت ہے مری شام و پگاہ
اٹھتی رہتی ہے، مرے سینۂ سوزاں سے آہ
تو ہی ملجا ہے، بس اب تیری ہی جانب ہے نگاہ
"عاصیانیم ز ما نیکیٔ اعمال مخواہ،
سُوئے ما رُوئے شفاعت بکن از بے سببی"

تو معظم، تو مکرم، تو ہمہ حسن شیم
میری اوقات کہ ذرے سے بھی ٹھہرا ہوں کم
تجھ سے کس طرح کروں اپنی وفائیں محکم
"نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کُوئے تو شُد بے ادبی"

میں ہوں عصیاں سے خجل "رحمتِ عالم" تبھی
بات کس منہ سے کروں آہ! جو دل نے ہے کہی
ہاں! مگر مقطعِ قدسی سے حزیںؔ بات بنی
"سیّدِی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سُوئے تو قدسیؔ پئے درماں طلبی"

نعت: قدسیؔ

تضمین: حزیںؔ کاشمیری (لاہور)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

تجھ پہ صلوات ہو اللہ کے محبوب نبیؐ
اللہ اللہ تری خوش نسبی، خوش حسبی
تیری خوشبو ہے دو عالم میں گلِ مُطّلبی
"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

تیرے ہی نور سے معمور ہیں جملہ عالم
تو ہی سر چشمۂ ہر خیر ہے اے میرِ امم
تو ہی سرنامۂ امکاں ہے مجھے تیری قسم
"مَن بیدل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بُوالعجبی"

ساری مخلوق کا تا حشر ہے تو راہنما
تجھ سا کوئی نہ ہوا ہے، نہ ابد تک ہو گا
اہل عصیاں کی شفاعت ترا منصب ٹھہرا
"نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

ساری دنیا کے ہوئے جاتے ہیں ابتر حالات
اہلِ ایماں پہ مسلط ہیں شب و روز آفات
آ کے رستہ ہمیں دکھلا سرِ دشتِ ظلمات
"ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

شام بے کیف ہے میری تو ہے بے نور سحر
ہر طرف گہری اداسی کا ہے میلا منظر
ملتمس ہے تری خدمت میں مرا دیدۂ تر
"چشمِ رحمت بکشا، سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مُطّلبی"

نعت: قدسیؔ

تضمین: حفیظ تائب (لاہور)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

اہلِ تقویٰ کو مبارک رہے جنت طلبی
میں تو ہوں طالبِ دیدارِ شہِ مُطّلبی
ہو وہ دن بھی کہ کہوں جا کے سرِ قبرِ نبیؐ
"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

واقفِ ظاہر و باطن ہے خداوندِ غفور
اسکے اسباب کو ہم کر نہیں سکتے محصور
ہاں مگر بے خودیٔ عشق میں کہتے ہیں، ضرور
"ذاتِ پاک تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی"

نعتِ خاصِ خدا سے ہیں لبالب ترے طشت
مثلِ موسیٰؑ نہ ہوا تو کبھی آوارۂ دشت
تو نے چاہی جو گلستانِ رقدم کی گلگشت
"شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی"

طیبہ جانے کو مہیا نہیں سامانِ سفر
ستمِ گردشِ ایام سے ہوں خستہ جگر
میں ترے صدقے، بلا لے مجھے اپنے در پر
"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مُطّلبی"

نعت: قدسی

تضمین: بقا غازی پوری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

بحالِ مبتلائے غم نظر کُن
دوائے دردِ دل اے چارہ گر کن
نگاہے بر منِ بے بال و پر کن
"نسیما جانبِ بطحا گزر کن
ز احوالم محمدؐ را خبر کُن"

اگر دو بھر ہے تجھ کو جسم میرا
میں کر دیتا ہوں تیرا بوجھ ہلکا
ابھی دم توڑتا ہوں میں، ٹھہر جا
"ببر ایں جانِ مشتاقم در آں جا
فدائے روضۂ خیرالبشرؐ کن"

تجھی پر ختم ہے کونین کی حد
حیات و زیست کا ہے تو ہی مقصد
سوا تیرے پکارے کس کو امجدؔ
"توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ!
زِ رُوئے لطف سُوئے من نظر کن"

دکھا دی اک نظر تو نے جو صورت
بڑھا دی تنگ دل کی اور ہمت
کیے جا اب عنایت پر عنایت
"مشرف گرچہ شد جامیؔ زِ لطفت
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن"

نعت: عبدالرحمٰن جامیؔ
تضمین: امجدؔ حیدر آبادی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

بہت ہے تجھ سے اُمیدِ تعاوُن
لگی ہے ایک مدت سے یہی دُھن
سُن اے جانِ محبت آشنا سُن
"نسیما جانبِ بطحا گزر کن
ز احوالم محمدؐ را خبر کن"

کہاں تک کاہشِ غم یا محمدؐ!
کہاں تک اشکِ پیہم یا محمدؐ!
کہاں تک دامنِ نم یا محمدؐ!
"توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ
ز راہِ لطف سُوئے من نظر کن"

بہت مدت سے اے شوقِ سراپا
مری نظریں بھی ہیں بے تابِ جلوہ
کہاں تک آہ یہ امروز و فردا
"ببر ایں جانِ مشتاقم در آں جا
فدائے روضۂ خیر البشرؐ کن"

بجانِ دردمندانِ محبت
بپاسِ گوشۂ دامانِ رحمت
حمیدِ خستہ پر ہو پھر عنایت
"مشرف گرچہ شد جامیؔ ز لطفت
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن"

نعت: عبدالرحمان جامیؔ
تضمین: حمید صدیقی لکھنوی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

سُن اے بادِ صبا دل کی صدا سُن
رسولِؐ پاک کو دے میری سُن گُن
دلِ مضطر کی میرے ہے یہی دُھن
"نسیما جانبِ طیبہ گزر کن
ز احوالم محمدؐ را خبر کن"

اگر تیرا گزر ہو سُوئے طیبہ
کرم اتنا مری حالت پہ فرما
مرا دل، میری آنکھیں ساتھ لے جا
"ببر ایں جانِ مشتاقم در آنجا
فدائے روضۂ خیر البشرؐ کن"

تمھی ہو فخرِ آدم یا محمدؐ
تمھی احسانِ اعظم یا محمدؐ
تمھی تزیلِ محکم یا محمدؐ
"توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ
ز رُوئے لطف سُوئے من نظر کن"

دمِ رویت نہیں آیا مجھے غش
کریں جبریلؑ اس جرأت پہ عش عش
ہو پھر ارماںؔ کو دیدِ حُسنِ دلکش
"مشرف گرچہ شد جامیؔ ز وصلش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن"

نعت: عبدالرحمٰن جامی

تضمین: ارمان اکبر آبادی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

خدا کے واسطے اک التجا سُن
یہ اپنی چھوڑ کر مستی بھری دُھن
مِرے درد و الم کے کچھ گہُر چُن
پریشاں حال سے یہ کر تعاوُن
"نسیما جانبِ بطحا گزر کن
ز احوالم محمدؐ را خبر کن"

نہیں بھاتے ہیں یہ امروز و فردا
ہوئی مدت کہ ہوں شوقِ سراپا
محبت کا یہی ہے اب تقاضا
کہ تحفہ روح کا میری تو لے جا
"ببر ایں جانِ مشتاقم در آں جا
فدائے روضۂ خیرالبشرؐ کن"

ملا ہے اس کو وہ دامانِ رحمت
ہوئی مسرورؔ پر ہر اک عنایت
ہے محبوبِؐ خدا کی دل میں چاہت
نہیں بڑھ کر کوئی اس سے سعادت
"مشرف گرچہ شُد جامیؔ ز لطفت
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن"

نعت: عبد الرحمٰن جامیؔ
تضمین: مسرورؔ بدایونی (شاہکوٹ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

ہے مدینہ کا تصوّر اور میری چشم نم
مجھ پہ کب تک اے خدا! ہو گا ترا فضل و کرم
سینہ بریاں، دیدہ گریاں، جان و دل وقفِ الم
"کے بود یارب کہ رو در طیبہ و بطحا کنم
گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم"

ہر طرف وہ بابِ رحمت کی فضائے خوش نما
اور محرابِ تہجد، مظہرِ "قُلْ اِنَّمَا"
میرے آنسو ہوں الٰہی! انجم و خورشید و مہ
"برکنارِ زمزم اے دل! برکشم یک زمزمہ
وز دو چشمِ خوں فشاں آں چشمہ را دریا کنم"

عشق کچھ ایسا بڑھا دے اضطرارِ خاکسار
رنگ لائے دمبدم رحمت تری پروردگار!
یا نبیؐ اللہ! بشوقِ جاں نثاری بار بار
"بردرِ بابُ السلام آیم و گریم زار زار
گہ ببابِ جبرئیلؑ از شوق واویلا کنم"

دیکھ محرابِ "نبیؐ" ہو جائے دل بے اختیار
اور ہو منبر پہ سر، پھر جان و دل سے ہوں نثار
گنبدِ خضرا کی جانب دیکھ کر میں بار بار
"بردرِ بابُ السلام آیم و گریم زار زار
گہ ببابِ جبرئیلؑ از شوق واویلا کنم"

الصلوٰۃ! اے آیتِ تطہیر کی شانِ نزول!
السلام! اس دردِ دل کو دیجیے نورِ قبول
جان ہے دوری سے مضطر، دل ہے فرقت سے ملول
"گردِ صحرائے مدینہ، بویت آمد یا رسول!
جانِ خود را من فدائے خاکِ آں صحرا کنم"

عالمِ ارواح میں آپؐ اور میں مضطر یہاں
کس طرح دیکھوں جمالِ رُوئے انور پھر عیاں
یا رسولؐ اللہ! میں زندہ رہوں جب تک جہاں
"خواہم از سودائے پا بوست نہم سر در جہاں
یا بپایت سر نہم یا سر دریں سودا کنم"

ہے جگر میں ٹیس، دل میں آتشِ غم مشتعل
جب مَروں، اُس وقت ہو جاؤں مدینہ منتقل
میں مدینہ کے سوا ہر آرزو سے ہُوں خجل
"آرزوئے جنت الماوٰی بروں کردم زِ دل
جستم ایں بسکہ بر خاکِ درت ماوا کنم"

یا رسولؐ اللہ! عطا ہو دردِ فرقت کی دوا
یا رسولؐ اللہ! رحمت آج ہو مشکل کشا
یا رسولؐ اللہ! ہم سے گم نہ ہو راہِ خدا
"یا رسولؐ اللہ! مارا سُوئے خود راہے نُما
تا زِ فرقِ سر، قدم سازم، زِ دیدہ پا کنم"

نعت: عبدالرحمٰن جامیؒ
تضمین: درد کاکوروی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

جمالِ الٰہی، جمالِ محمدؐ
ہیں آئینۂ حق خصالِ محمدؐ
بہت مختصر ہے یہ حالِ محمدؐ
"جہاں روشن است از جمالِ محمدؐ
ولم زندہ شد از وصالِ محمدؐ"

اُنھی کی تجلّی کا پرتو ہے دنیا
چراغِ سرِ عرش ہے نور انؐ کا
یہ ہے عشق کی انتہا کا تقاضا
"خوشا چشم کو بنگرد مصطفٰےؐ را
خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ"

مجھے اس سے کیا، کوئی سمجھے نہ سمجھے
ہے سب انبیاء اولیاء کی یہ رائے
کلامِ خدا کے یہی ہیں اشارے
"خوش آں منزل و مسجد و خانقاہے
کہ در وے بود قیل و قالِ محمدؐ"

جب آتا ہے لب پر مرے نام نامی
فرشتے بھی دیتے ہیں مجھ کو سلامی
دوعالم میں افضل ہے ذاتِ گرامی
"بصدق وصفا گشتہ بے چارہ جامی
غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ"

نعت: عبدالرحمان جامیؒ
تضمین: انور صابری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

عطا کر الٰہی خیالِ محمدؐ
مجسم بنا دے خصالِ محمدؐ
دو عالم ہیں زیرِ جمالِ محمدؐ
یہ پڑھتے تھے ہر دم بلالِ محمدؐ
"جہاں روشن است از جمالِ محمدؐ
دلم زندہ شد از وصالِ محمدؐ"

یہ دنیا بھی اس، کی اسی کا ہے عقبیٰ
کہ جس نے جمالِ محمدؐ کو دیکھا
جو لمحہ بھی ان کی محبت میں گزرا
وسیلہ وہی باغِ رضواں کا ہو گا
"خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰؐ را
خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ"

ملی اس صلے میں بقائے دوامی
بنا ان کا مسرور جب سے پیامی
زہے اوج اس کا، زہے یہ غلامی
کہ ارض و سما دے رہے ہیں سلامی
"بصدق و صفا گشتہ بے چارہ جامی
غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ"

نعت: عبد الرحمن جامی
تضمین: مسرور بدایونی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

دمِ مرگ یارب ہو اپنا یہ عالم
کہ پیشِ نظر ہو وہ محبوبِ اکرم
سنا کر اسے حال دل یوں کہیں ہم
"سلام علیک اے نبیِ مکرم
مکرم تر از آدم و نسلِ آدم"

یہی اپنا نالہ ہو جب تک جئیں ہم
یہی پڑھتے پڑھتے الٰہی مریں ہم
یہی کہتے کہتے لحد سے اٹھیں ہم
"سلام علیک اے نبیِ مکرم
مکرم تر از آدم و نسلِ آدم"

جگر پارہ پارہ ہے آنکھیں ہیں پُرنم
کوئی دم کا مہماں ہوں، آنکھوں میں ہے دم
صدا اب بھی ہر مُو سے آتی ہے پیہم
"سلام علیک اے نبیِ مکرم
مکرم تر از آدم و نسلِ آدم"

کہاں تک سناؤں تمنائے خاطر
جو دل پہ گزرتی ہے، تم پر ہے ظاہر
تڑپتا رہوں ہجر میں کب تک آخر
"سلام علیک اے شناسا بھد سر
کہ روح الامیں در یکے نیست محرم"

نعت: عبدالرحمٰن جامیؒ
تضمین: معین الدین فریدی آروی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کہیں کیا اور کس سے نزع میں ہم!
بنے اب کون اپنا یار و ہمدم
لبوں پر آگئی ہے جانِ پُر غم!
"ز مہجوری برآمد جانِ عالم
ترحّم یا نبی اللہ! ترحّم"

نہیں درکار تاجِ خسرو و جم
ملے تختِ سلیماں بھی تو ہے کم
مگر ہے التجا فخرِ دوعالمؐ
"امیدِ خلعتِ شاہی نہ دارم
خوشا داغِ غلامی کز تو خواہم"

اٹھائے خارِ رہ آنکھوں سے چُن چُن!
تمنائے دلِ صد آرزو سن
یہی رٹ ہے یہی حسرت، یہی دُھن
"ادیم طائفی نعلینِ پا کُن
صراط از رشتۂ جانہائے ما کُن"

تعالیٰ اللہ اوجِ نیک نامی!
کہ ہے دل پر ترا داغِ غلامی
خدا را اپنے افقرؔ کا ہو حامی
"ببخشِن اہتمامت کارِ جامیؔ
طفیلِ دیگراں یابد تمامی"

نعت: عبدالرحمٰن جامیؔ
تضمین: سید افقرؔ موہانی وارثی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ

اللہ رے ترا مقامِ عالی
یہ شانِ جمالی و جلالی!
جائے نہ پیامِ عشق خالی
"اے مظہرِ حُسنِ لا یزالی!
مرآتِ جمالِ ذوالجلالی"

جب ذات کا آفتاب چمکا
جس وقت ہُوا ظہور اسما
یہ حسنِ نبیؐ سے عشق بولا
"انوارِ تجلّیٔ رقدم را
رخسارِ تو احسنؐ المجالی"

قرآن میں آپؐ کے خصائل
بے گنتی ہیں آپؐ کے فضائل
ممکن نہیں آپؐ کا مقابل!
"در شانِ کمالِ تُست نازل
آیاتِ مکارم و معالی!"

بے شک یہ معارفِ تفرع
ہیں دردؔ تحائفِ تفرع
لے برھ کے لطائفِ تفرع
"جامیؔ رز وظائفِ تفرع
مشغول بود علیَ التوالی"

نعت: جامیؔ

تضمین: دردؔ کاکوروی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ

حضور سیدِ ہر دو سرا سلامُ علیک
بہ ذوق و شوق ہم از اصطفا سلامُ علیک
بصد ہزار ادب و التجا سلامُ علیک
"زمن بریں بمدینہ صبا سلامُ علیک
چناں کہ می بُرد اہلِ وفا سلامُ علیک"

حریمِ قدس میں دے حاضری بقلبِ صمیم
دکھا وفورِ ارادت پہنچ کے پیشِ حطیم
دعائیں مانگ بروئے مقامِ ابراہیمؑ
"رساں رساں بدرِ روضۂ رسولِ کریمؐ
بصد تضرّع زما بے نوا سلامُ علیک"

فدائے رحمتِ عالمؐ نثارِ شانِ کرم
بہ ذوق شوق و دعا بر لب و بہ دیدۂ نم
کیے ہی جا بہ ادب عرضِ مدعا پیہم
"بروزِ عینِ توقع کہ از گنہگارم
نہ رد کنی بہ پزیری شہاؐ سلامُ علیک"

جنونِ شوق میں شاید ابھی ہے کچھ خامی
ستا رہا ہے بہت دل کو رنجِ ناکامی
حمیدؔ کا نہیں تیرے سوا کوئی حامی
"ز خستہ عاجز و مسکین و ناتواں جامیؔ
رساں بہ حضرتِ او اے خدا سلامُ علیک"

نعت: عبدالرحمٰن جامیؔ

تضمین: حمید صدیقی لکھنوی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کچھ اِس انداز سے نور خدا روزِ ازل چمکا
کہ اس کی روشنی سے سارا عالم جگمگا اٹھا
کھنچا نقشہ کچھ ایسا' خود بخود خالق نے فرمایا
"وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ نُوْرِہٖ کزو شد نُور ہا پیدا
زمیں از حبِ او ساکن' فلک در عشقِ او شیدا"

محمدؐ مصطفیٰ محبوبِ حق ہیں' سرورِ عالمؐ
انھی کا نام رکھ وردِ زباں' کافور ہیں سب غم
کہ یہ نامِ محمدؐ اسمِ اعظم سے نہیں کچھ کم
"اگر نامِ محمدؐ را نیاوردے شفیعِ آدمؑ
نہ آدمؑ یافتے توبہ' نہ نوحؑ از غرق نجیناؔ"

محمدؐ مصطفیٰ کی نعت بھی ہے کس قدر شیریں
بنا فرہاد جس کے حسن کا خالق بصد تحسیں
بھلا پھر وصف کیا لکھے یہ بندہ عاجز و مسکیں
"بوصفش سورۂ طٰہٰ و مُزّمّل' دگر یٰسؔ
بموجوداتِ عالی ذاتِ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا"

عیاں ہے صورتِ عالی اگر والفجر سے رخشاں
نہاں احمدؐ کی سیرت دردِ دل ہے صورتِ قرآں
جبینِ پاک ہے اِنَّا فَتَحْنَا شاہد و بُرہاں
"ز لوحِ سینہ اش جامی اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ
ز معراجش چومی خوانی کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی"

نعت: علامہ عبد الرحمٰن جامیؔ
تضمین: نذر علی دردؔ کاکوروی

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

یا محمدؐ! بہ منِ خاطی و ناداں مددے
یا محمدؐ! بہ منِ زار و پریشاں مددے
یا محمدؐ! بہ منِ بیکس و حیراں مددے
"یا محمدؐ! بہ منِ بے سرو ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے، کعبۂ ایماں مددے"
اب ہے اپنوں میں نہ غیروں میں کوئی ہمدردی
کس سے میں جا کے کہوں، کون سنے گا میری
میرے مولا، مرے سرکار رسولِؐ عربی
"ولیس رفی غیرک یا سیدِ مکیؐ مدنیؐ
سوئیم افگن نظرے، بر منِ حیراں مددے"
یا رسولِؐ عربی آپ کو ہے حق کی قسم
مجھ گنہ گار سیہ کار پہ بھی رحم و کرم
عاجز و مفلس و مجبور غریبِ عالم
"عاصیم پُر گنہ ام سخت غریبی دارم
رحم فرما بہ غریبیؐ بہ غریباں مددے"
آپؐ پر ناز کرے کیوں نہ ہماری قسمت
خوش نصیبی سے ہمیں آپ ملے ہیں حضرتؐ
درد کو چاہیئے حضرتؐ کی نگاہِ رحمت
"بارِ عصیاں بسر آوردہؔ جامیؔ بدرت
یا رسولِ عربی، شافعِ عصیاں مددے"

جامیؔ سے منسوب نعت
دردؔ کاکوروی کی تضمین

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

بندوں سے ہو کیا مدحتِ شایانِ محمدؐ
قرآں میں ہے اللہ ثنا خوانِ محمدؐ
کیا شان ہے اللہُ غنی شانِ محمدؐ
"عرش است کمیں پایہ ز ایوانِ محمدؐ
جبریلِؑ امیں خادمِ دربانِ محمدؐ"

کونین میں ذات ان کی ہے وہ ذاتِ معظم
لاریب نہیں جس سے کوئی افضل و اکرم
اسرارِ خفی کیوں نہ تجلی ان پہ ہوں پیہم
"آں ذاتِ خداوند کہ مخفی ست ز عالم
پیدا و عیان است بہ چشمانِ محمدؐ"

جب محفلِ دنیا میں ہوئے آپ ہویدا
اللہ کا دین آپ سے تکمیل کو پہنچا
آئینِ خدا صورتِ قرآں میں جب آیا
"توریت کہ بر موسیٰؑ و انجیل بعیسیٰؑ
شد محو بیک نقطۂ فرقانِ محمدؐ"

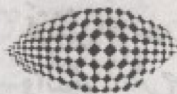
ان کا کرم و جُود تو ہے بیحد و پایاں
وصف اس کا بیاں کر نہیں سکتا کوئی انساں
ہے شانِ عطا ان کے غلاموں کی نمایاں
"بخشند بمورے ز سخا ملکِ سلیماں
شاہانِ جہانند گدایانِ محمدؐ"

اللہ غنی مرتبۂ سیدِ والا
خدام ہیں سب ان کے، وہ کونین کے آقا
کیا ذکر امیران و سلاطینِ جہاں کا
"آں یوسفِ صدیق، نبی شاہدِ رعنا
بود ست غلامے ز غلامانِ محمدؐ"

جب ہوگی بپا حشر کے میدان میں ہلچل
مخلوق کی مشکل کو کرے گا نہ کوئی حل
اٹھیں گے سفارش کے لیے آپ ہی اول
"وز بہرِ شفاعت چہ اولوالعزم چہ مرسل
در روزِ جزا دست بدامانِ محمدؐ"

اللہ کے محبوب ہیں وہ شاہ رسولاںؐ
کیونکر نہ دل و جانِ افقؔ ان پہ ہو قرباں
کس شوق سے ہے بلبلِ شیراز ثنا خواں
"یک جاں چہ کند سعدیؔ مسکیں کہ دو صد جاں
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمدؐ"

نعت: سعدی شیرازیؒ
تضمین: میر افقؔ کاظمی امروہوی



صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

ابتدا و انتہا آمد جمالِ رُوئے تو
سر بسر نورِ خدا آمد جمالِ روئے تو
مرحبا صلِ علیٰ آمد جمالِ روئے تو
"اے کہ شرحِ والضحیٰ آمد جمالِ روئے تو
سورۂ واللیل وصفِ زلفِ عنبر بُوئے تو"

"مَنْ رَّاٰنِیْ" ہے جمال اللہ قولِ مستند
قولِ حق ہے ہر حدیثِ پاک اللہُ الصمد
چہرۂ انور کا طغرا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ الصَّمَدْ
"سین دندانِ تو از یٰسٓ نشانے می دہد
سورۂ حٰمٓ دارو حلقۂ گیسوئے تو"

شافعِ روزِ جزا، خیرُ الرسل، خیرُ البشر
حق کا جلوہ ہُو بہُو سرکارؐ کو آیا نظر
لامکاں میں کہہ رہا تھا خالقِ شام و سحر
"اے دو چشم سُرمہ ناکت کحلِ مَازَاغَ الْبَصَر
قَابَ قَوْسَیْن ست محرابِ خمِ ابروئے تو"

نقطۂ عارض تو ہے وَالنَّجْم شرحِ جلوہ گر
اور عارض آپؐ کے وَالشَّمْس تنویرِ سحر
ہیں یہ گیسو آپؐ کے وَاللَّیْل قولِ معتبر
"اے دو چشم سُرمہ ناکت کحلِ مَازَاغَ الْبَصَر
قَابَ قَوْسَیْن ست محرابِ خمِ ابروئے تو"

نعت: حضرت حسنؒ دہلوی

تضمین: دردؔ کاکوروی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

واقف ہیں خوب سِرِّ حقیقت سے حق پرست
آنکھوں سے دیکھتے ہیں تماشائے رنگ بست
سمجھے ہوئے دلوں میں ہیں رندانِ فاقہ مست
"حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ است
آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است"

مانا کہ خاص حق سے ہے قفلِ قضا بدست
لیکن کلید چاہیے بہرِ کشاد و بست
کہنے کی بات اور ہے، گفتن ہمیں بس است
"تیرِ قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است
امّا کشادِ آن ز کمانِ محمدؐ است"

زاہد تجھے بھی دیدۂ ادراک ہو سہی
قدرت نہیں کہ محرمِ اسرار ہو کبھی
ہاں رازِ معرفت پہ تجھے الجب ہو آگہی
"دانی اگر بہ معنیٔ لولاک وا رسی
خود ہر چہ از حق است ازانِ محمدؐ است"

دل سے عزیز تر ہو وہ، یہ شے ہے مستند
فرزند و عمر و دولت و معشوقِ سرو قد
دیتے ہیں جان ان کے لیے صاحبِ خرد
"ہر کس قسم بداں چہ عزیز است می خورد
سوگندِ کردگار بجانِ محمدؐ است"

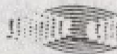
کیسی ارم، کہاں کا چمن، کس کا لالہ زار
ہم سن چکے ہیں یہ تو کہانی ہزار بار
یہ وقتِ قصہ خوانیٔ جنت نہیں ہے یار
"واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرو گزار
کایں جا سخن ز سروِ روانِ محمدؐ است"

ہوتی اگر نہ مُہرِ نبوت بدوشِ قد
ہوتا نہ فرق پھر کہ یہ احمدؐ ہے یا اَحَد
مانا کہ وہ نشانِ رسالت کی ہے سند
"ور خود زنقشِ مُہرِ نبوت سُخن رود
آں نیز نامور ز نشانِ محمدؐ است"

اس کی ثنا و مدح کریں کس زباں سے ہم
کھاتا ہے جس کے نام کی اللہ خود قسم
راقم بقولِ غالبؔ آسودۂ ارم
"غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است"

نعت: میرزا غالب

تضمین: میرزا قمرالدین راقم (نبیرۂ غالب)



صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

خُلقِ عظیم سِرِّ نہانِ محمدؐ است
لطفِ کلام، تیغ و سنانِ محمدؐ است
وحدانیت، رلوائے نشانِ محمدؐ است
"حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ است
آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است"

اب تک پڑے ہیں اس کی حقیقت پہ سَو حجاب
جلوہ ہے کس کی ذات کا، اس کے پسِ نقاب
یہ راز جانتے ہیں فقط صاحبِ کتاب
"آئینہ دارِ پرتوِ مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکار ز شانِ محمدؐ است"

رہتے ہیں ہم تو نشۂ حقانیت میں مست
اس کے فقیر رہ نہیں سکتے ہیں تنگدست
قدرت نے اس کو بخش دیئے ہیں فراز و پست
"تیرِ قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است
امّا کشادِ آں ز کمانِ محمدؐ است"

دیکھی ہے میں نے گلشنِ کونین کی بہار
ہر پھول میں اسی کی تجلّی ہے آشکار
نظروں میں پھر رہا ہے مدینے کا گُلِ عذار
"واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرو گزار
ایں جا سُخن ز سروِ روانِ محمدؐ است"

اس کا عروج فرشِ سمک سے ہے تا سما
ذروں کا کیا سوال ستارے ہیں زیرِ پا
شق القمر ہے معجزہ اس کے کمال کا
"بنگر دو نیمہ گشتنِ ماہِ تمام را
کاں نیمہ جنبشے زِ بنانِ محمدؐ است"

اس کا وقار روزِ ازل سے ہے تا ابد
اس کے کمالِ ذات کو کیا پا سکے خرد
رشکِ شہاں ہیں اس کے غلامانِ مستند
"در خود زِ نقشِ مہرِ نبوت سخن رود
آں نیز نامور زِ نشانِ محمدؐ است"

ہے وہ حبیبِ خاصِ خدا شافعِ امم
چلتا ہے اس کی مدح میں خود سرنگوں قلم
نعتِ نبیؐ میں اور صباؔ کیا کرے رقم
"غالبؔ ثنائے خواجہؐ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است"

نعت: میرزا غالبؔ
تضمین: صبا اکبر آبادی



صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

دونوں ہیں ایک جلوۂ وحدت سے بے نقاب
دونوں کا ایک افق پہ چمکتا ہے آفتاب
ہیں ایک دوسرے کی فضیلت سے بہرہ یاب
"آئینہ دارِ پرتوِ مہر است ماہتاب،
شانِ حق آشکار، ز شانِ محمدؐ است"

کوئی بلند اس سے قوی ہے، نہ کوئی پست
بحرِ حیات، موت کے مرکب کی ایک جست
لیکن نبیؐ کے ہاتھ ہے، اس کی کشاد و بست
"تیرِ قضا، ہر آئینہ در ترکشِ حق است
امّا کشادِ آں، ز کمانِ محمدؐ است"

وہ اک حسین شخص، وہ محبوبِؐ کردگار
وہ جس کی پھول پھول لطافت ہے آشکار
صدقہ ہے اس کے حسن کا فردوس کی بہار
"واعظ" حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرو گزار
کاں نیمہ جنبش ز بنانِ محمدؐ است"

وہ جس کی روشنی کے تلاطم ہوں یم بہ یم
پھر کون اس کے نور کی لہریں کرے رقم
زلفی، ادب سے خامۂ شاعر کا سر ہے خم
"غالب، ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است"

نعت : اسد اللہ خان غالبؔ
تضمین : سیف زلفیؔ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

الٰہی پئے قیل و قالِ محمدؐ
الٰہی بہ شیریں مقالِ محمدؐ
الٰہی بحقِ وصالِ محمدؐ
"الٰہی بحُسن و جمالِ محمدؐ
الٰہی بفضل و کمالِ محمدؐ"

الٰہی بتوقیرِ سردارِ عالم
الٰہی بہ تنویرِ نورِ مجسم
الٰہی بحقِ رسولِ معظمؐ
"الٰہی بحقِ نبیؐ مکرمؐ
الٰہی بجُود و نوالِ محمدؐ"

کر اب اپنے بندوں پہ بندہ نوازی
الٰہی بہت ہو چکی بے نیازی
عطا اب تو امت کو ہو سرفرازی
"الٰہی بہ روحِ نبیؐ حجازی
الٰہی بجاہ و جلالِ محمدؐ"

الٰہی باسرارِ حامیم آمین
الٰہی بانوارِ طٰہٰ و یاسین
الٰہی باعزازِ تنزیل یاسین
"الٰہی باعجازِ ختم النبینؐ
الٰہی ! بصدقِ مقالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

نہ غم خوار کوئی نہ کوئی ہے یاور
ہے ہر فردِ امت پریشان و مضطر

بس اب دستِ رحمت رکھ امت کے سر پر
"الٰہی بہ تصدیقِ صدیقِ اکبرؓ
وزیرِ صداقت مآلِ محمدؐ"

الٰہی سوا تیرے کس سے کہیں ہم
جو ہے مضطرب دل، تو ہے چشم پُر نم
ستم کچھ ستمگر کے ہوتے نہیں کم
"الٰہی بانصافِ فاروقِ اعظمؓ
امیرِ عدالت سگالِ محمدؐ"

ہے ہر اک مسلمان کی آنکھ گریاں
جو ہے آنکھ گریاں تو سینہ ہے بریاں
اب امت کی ہر ایک مشکل ہو آساں
"الٰہی باکرامِ عثمانِ عفانؓ
کہ شُد کُشتہ، در امتثالِ محمدؐ"

ادب سے یہی عرض ہے سر جھکا کر
خدایا کہاں تک یہ خوں ریز منظر
پریشاں ہے اُمت، کرم کر کرم کر
"الٰہی بہ تکریم و اعزازِ حیدرؓ
کہ ظاہر شُد از وے کمالِ محمدؐ"

یہ دیرینہ الفت نیا رنگ لائے
ضیا تیرے جلووں کی یہ دردؔ پائے
ادب سے یہی عرض ہے سر جھکائے
"دلم را عنایت کنی تازہ عشقے
بہ محبوبیٔ خدّ و خالِ محمدؐ"

نعت: جمیلؔ فرخ آبادی
تضمین: دردؔ کاکوروی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

اے کہ بر جامۂ آفاق طراز آمدہٖ
اے کہ در نامۂ آفاق چو راز آمدہٖ
اے کہ در عزّ و شرف باہمہ ساز آمدہٖ
"مرحبا خواجۂ ما بندہ نواز آمدہٖ
مایۂ نازشِ اربابِ نیاز آمدہٖ"

آپؐ سے منزلِ عرفاں پہ ہے پائے ادراک
آپ سے غرقۂ طوفاں ہے، رہنائے اشراک
آپ کے وصف میں درماندہ ہے فکرِ چالاک
"مرحبا اے قمرِ برجِ ہُدٰی کز رُخِ پاک
دیں فروز آمدہٖ کفر گداز آمدہٖ"

آپؐ ہیں مطلعِ انوارِ خداوندِ فلَق
آپ ہیں مظہرِ اَسرارِ خدائے مطلق
آپ کی ذات سے ایماں نے ہے پائی رونق
"مرحبااے ہمہ تن نور کہ از جلوۂ حق
جہل سوز آمدہٖ علم تراز آمدہٖ"

آپؐ کا نام ہے سرمایۂ فخرِ اب و جد
آپ کی ذات ہے محبوبؐ خداوندِ اَحَد
آپ کے وصفِ گرامی کا نہ پایہ ہے، نہ حد
"مرحبا اے سرِ مُوئے تو ازل تابہ ابد
فرصت باد کہ با زلف دراز آمدہٖ"

نعت: کرامت علی اعجاز جے پوری

تضمین: سلیم الدین تسلیم نارنولی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

ظلمت کی اندھیری ۔ تھی چھائی
اک دم سے فضا ایسی بدلی!
سورج چمکا تھی مَدَنی
اَلصُّبۡحُ بَدَا مِنۡ طَلۡعَتِہٖ
وَاللَّیۡلُ دَجٰی مِنۡ وَفۡرَتِہٖ

احمدؐ سا نبی امت کو ملا
رحمت کا کنول واللہ کھلا
حق نے یہ کہا، احمدؐ کو بلا
فَاقَ الرُّسُلَ فَضۡلاً وَّ عُلٰی
اَھۡدَی السُّبُلَ لِدَلَالَتِہٖ

معراج کی شب رحمت پہ تُلا
کہتا تھا خدا بھی صلِ علیٰ
تھی دھوم یہی تا عرشِ خدا
فَاقَ الرُّسُلَ فَضۡلاً وَّ عُلٰی
اَھۡدَی السُّبُلَ لِدَلَالَتِہٖ

وَاللَّیۡلِ اِذَا وصفِ گیسو
جس راہ گئے پھیلی خوشبو!
احکامِ خدا سے کر کے وضو
سَجَدَ الشَّجَرُ نَطَقَ الۡحَجَرُ
شَقَّ الۡقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ

اب دُھن ہے یہی اس دل میں جمی
تنگی کی نہیں کچھ ہم کو غمی
مولاؐ کے یہاں کس شے کی کمی!
کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ
ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ

شکل و صورت نورِ قلبی!
اعلیٰ سیرت فرحؔ و طربی
مکی مدنی طٰہٰ تقبی
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ
کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ

کیا نورِ خدا ہے صلِّ علیٰ
محبوبِ خدا مطلوبِ خدا
ساری حوریں تھیں نغمہ سرا
جِبْرِیْلُ اَتٰی فِیْ لَیْلَۃِ اَسْرٰی
وَرَبٌّ دَعَا فِیْ حَضْرَتِہٖ

ہے دل کا یہی ہر دم کہنا
ہے دردؔ کا درماں حق کا بنا
محبوبِ خدا احمدؐ بجنا
فَمُحَمَّدُنَا ھُوَ سَیِّدُنَا
فَالْعِزُّلَنَا لِاِجَابَتِہٖ

تضمین: دردؔ کاکوروی

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کا ہو سفر
حسرت ہے، دل میں روضہ کی جالی کو تھام کر
بعد از درودِ پاک بعجزِ تمام تر
فرطِ ادب سے عرض کروں یہ جھکا کے سر
"یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرْ"

اے روحِ آسمان و زمین، جانِ خشک و تر!
آقائے ہست و بود، شہنشاہِ بحر و بر!
موقوف کچھ نہ مجھ پہ، نہ میری زبان پر
حور وملک پکار اٹھے تجھ کو دیکھ کر
"مِنْ وَّجْہِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ"

ہر شے میں تیرا جلوہ ہے ہر گل میں تیری بُو
ہر دل میں تیری یاد ہے، ہر لب پہ گفتگو
اللہ کو بھی تیری طلب، تیری آرزو
میں اور تیری مدح! بیاں میرا اور تو!
"لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ"

تھک تھک کے رہ گئے ہیں تصوّر کے بال و پر
عرفان و آگہی کے مراحل ہوئے نہ سر
ہر ایک جانتا ہے، یہ کس کو نہیں خبر
اب اس کے بعد کیا کہے، کیا طاقتِ بشر
"بعد از خدا بُزُرگ توئی قصہ مختصر"

تضمین: قاسم مجددی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

صبحِ ازل کے آئینۂ نور ہُو بہُو
شامِ ابد ہے پرتوِ گیسوئے مُشک بو
تیری ثنا میں اس کے سوا کیا ہو گفتگو
"لَا یُمکِنُ الثَنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بُزُرگ توئی قصہ مختصر"

کون و مکاں میں تیری تجلی سے آبرو
خلدِ بریں ہے تیرا سراپردۂ نمو
توحیدِ کبریا کی دلیلِ مبیں ہے تو
"لَا یُمکِنُ الثَنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

چاکِ تعینات کو تو نے کیا رفو
کوثر ہے تیرا آبِ روانِ دمِ وضو
مصرع یہ کاش جا کے پڑھوں تیرے روبرو
"لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

تیری نگاہ بادۂ وحدت کا ہے سبو
زیبا تری جبینِ رسالت پہ شانِ ھُو
اللہ جانتا ہے تری منزلِ علو
"لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

تضمین: علامہ ضیاء القادری

خواتین کی محفلِ نعت

شاخِ ادب فیض پور خورد شرقپور روڈ ضلع شیخوپورہ ۱۹۶۵ء سے لے کر آج تک جہاں بچوں اور مردوں کے ذوق کے لئے ہر ماہ مشاعرے اور ادبی علمی پروگرام تشکیل دیتا چلا آ رہا ہے۔ اِس بار ۲۸ جنوری ۱۹۹۴ء (جمعۃ المبارک) کو ماہانہ محفلِ نعت' نعت گو خواتین کے لئے وقف تھی۔ نزدیک و دور سے بہت سی خواتین تشریف لائیں۔ فیض پور خورد کے اردگرد کے دیہات خصوصاً" نین سکھ' ابوالخیر' ٹھٹھہ لنگیاں والا' بگیاں موتی فوجی' ڈھڈیاں چاڑ' کوٹ نور شاہ' ستار والا' وا ہگرے' جنسی نگر' دیڑھ' بھلے اندرون' کوٹ عبدالمالک' پنڈی داس' مرید کے' کاموکے' برج اٹاری ڈھاکے اور شرقپور شریف تک کی نعت خواں بچیوں اور پردہ نشین نعت گو خواتین نے بارگاہ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔

محفل کی صدارت سیّدہ ایس بخاری نے کی۔ لاہور سے آنے والی زینت بیگم' خوشنودہ بیگم اور سیدہ شہناز صاحبہ خصوصی مہمان تھیں۔ مشاعرہ میں نعت گو خواتین نے اپنا اپنا کلام سنا کر داد پائی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مس عابدہ اثر بی۔ اے نے انجام دیئے۔

نعت خواں بچیوں کو سبز دوپٹے پیش کئے گئے۔ آخر میں مختلف مقامات سے آنے والی خواتین ولایت بیگم' حنیفاں بیگم' بشیراں بیگم' شکیلہ بیگم' صفیہ بیگم نے مل کر درود و سلام پڑھا۔ شیرینی تقسیم کی گئی اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

رپورٹ: ثریّا نذیر (کوٹ عبدالمالک)

ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر

۱۹۸۸ (جنوری تا دسمبر)

- حمدِ باری تعالیٰ
- نعت کیا ہے
- مدینۃ الرسولؐ (اوّل و دوم)
- اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول و دوم)
- نعتِ قدسی
- غیر مُسلموں کی نعت (اول)
- رسولؐ نمبروں کا تعارُف (اوّل)
- میلادُالنبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم (حصہ اول، دوم و سوم)

۱۹۸۹ (جنوری تا دسمبر)

- لاکھوں سلام (اول و دوم)
- رسولؐ نمبروں کا تعارُف (دوم)
- معراجُ النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم (اول و دوم)
- غیر مُسلموں کی نعت (دوم)
- کلام ضیاءَ القادری (اول و دوم)
- اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)
- درُودو سلام (حصہ اول، دوم و سوم)

۱۹۹۰ (جنوری تا دسمبر)

- حسنؔ رضا بریلوی کی نعت
- رسولؐ نمبروں کا تعارف (سوم)
- درودو سلام (چہارم، پنجم و ششم)
- غیر مسلموں کی نعت (سوم)
- اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)
- وارثیوں کی نعت
- آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
- درودو سلام (ہفتم و ہشتم)

۱۹۹۱ (جنوری تا دسمبر)

- شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول، دوم، سوم، چہارم و پنجم)
- غریبؔ سہارنپوری کی نعت
- نعتیہ مسدّس
- فیضان رضاؔ
- عربی ادب میں ذکرِ میلاد
- سراپائے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
- اقبال کی نعت
- حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا بچپن

ماہنامہ نعت لاہور ۱۹۹۲ء کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (حصہ دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت۔ حصہ چہارم (لالہ لچھمی نرائن سخا کی نعت گوئی)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرت منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ دوم)
نومبر	سفر سعادت' منزل محبت (حصہ اول)
دسمبر	سفر سعادت' منزل محبت (حصہ دوم)

۱۹۹۳ء کے خاص نمبر

○ جنوری ۹۲ (قطعات)

○ فروری عربی نعت اور علامہ نبہانی

○ مارچ ستار وارثی کی نعت گوئی

○ اپریل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

○ مئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیاہ فام رفقا

○ جون زائرِ مدینہ بہزاد لکھنوی کی نعت

○ جولائی تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اوّل)

○ اگست تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ دوم)

○ ستمبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبروں کا تعارف (حصہ چہارم)

○ اکتوبر نعت ہی نعت

○ نومبر یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)

دسمبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ دار خواتین

آئندہ شمارہ : حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشی زندگی

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ اِن کا احترام آپ پر فرض ہے۔ ماہنامہ نعت کا ہر صفحہ حضورِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے ذکرِ مبارک سے مزیّن ہے۔ لہٰذا ماہنامہ نعت کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لئے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ "نعت" لاہور کا اجرا میرے والدِ مرحوم راجا غلام محمد صاحبؒ (متوفّی ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء بروز پیر) اور میری والدۂ مرحومہ نُور فاطمہؒ (متوفیہ ۱۹ر اگست ۱۹۹۰ بروز اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لئے اگر آپ کو ماہنامہ "نعت" میں کوئی چیز پسند آجائے تو ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

(ایڈیٹر)

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ اِن کا احترام آپ پر فرض ہے۔ ماہنامہ نعت کا ہر صفحہ حضورِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے ذکرِ مبارک سے مزین ہے۔ لہٰذا ماہنامہ نعت کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لئے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ "نعت" لاہور کا اجرا میرے والدِ مرحوم راجا غلام محمد صاحبؒ (متوفّٰی ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء بروز پیر) اور میری والدہ مرحومہ نُور فاطمہؒ (متوفیہ ۱۹ر اگست ۱۹۹۰ بروز اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لئے اگر آپ کو ماہنامہ "نعت" میں کوئی چیز پسند آجائے تو ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

(ایڈیٹر)